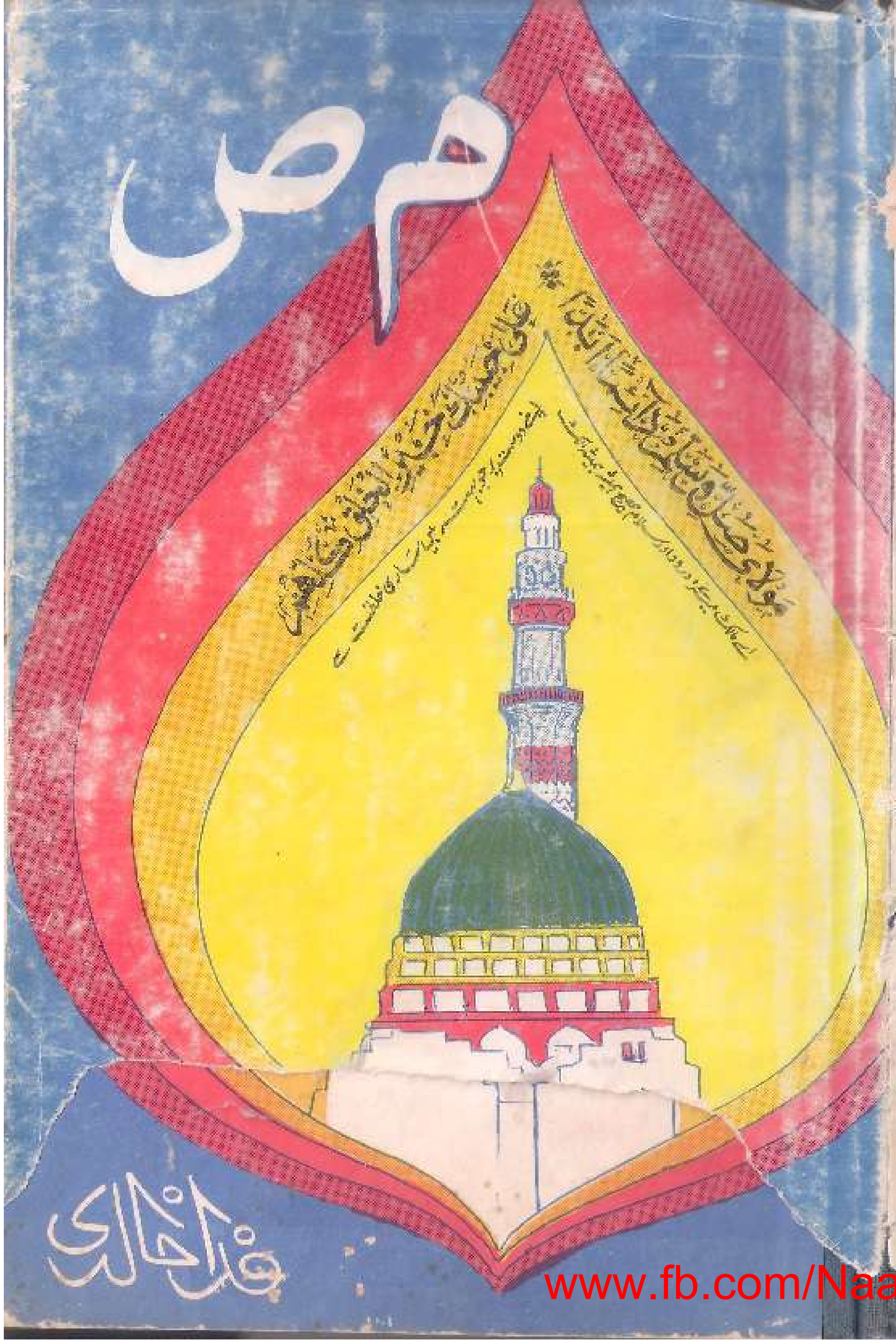

م ص

مصنف

ف: ا

خالدی

فدا خالدی
دہلوی
کے دیگر تصنیفات

آتشِ خوابیدہ ——— (رباعیات)

آتشِ احساس ——— (غزلیات)

آتشِ امروز ——— (نظمیں)

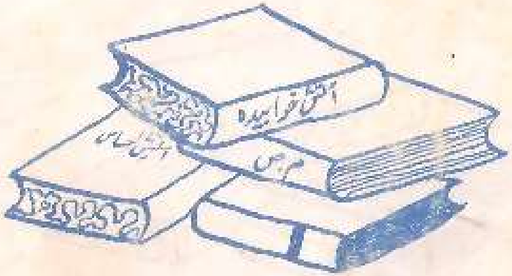

www.fb.com/Naat.Research.Centre

م ص

فداؔ خالدی دہلوی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

کیسی بہار؟ ایک بھی غنچہ نہ کھل سکے
جب تک لبِ حضوؐ تبسم فشاں نہ ہو

فداؔ خالدی دہلوی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

م ص

جملہ حقوق محفوظ

کتاب : م ص

شاعر : فدؔا خالدی دہلوی

مرتب : عزیز صابری [عزیز احسن]

کتابت : قاری عبدالخالق عزمؔی

اشاعت ؛ باراول ۱۹۸۳ء

کمپوزنگ : اسعد ہاشمی

نگرانِ کمپوزنگ وتزئین: معراج جامؔی

نقشِ کتاب برائے pdf مارچ ۲۰۲۰ء

پروف خواں : خیال آفاقی (۱۹۸۳ء)

پروف خواں برائے pdf: ڈاکٹر عزیزؔ احسن

سرورق : صدیقی

ناشر: بزمِ یوسفی، A-12، بلاک 13، گلستانِ جوہر، کراچیا 75290

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

اور (اے محمدؐ) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے

الانبیاء ۲۱......آیت: ۱۰۷

www.fb.com/Naat.Research.Centre

بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ظہورِ ترتیب

عرض حال	فدؔا خالدی
گزارش مرتب	عزیز احسن
تقریظات:	
ارشاداتِ عالیہ	ڈاکٹر عبدالحئی عارفی
حرفِ خیال	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی
ایک نظر	افسر صدیقی امروہوی
م ص	ڈاکٹر وفا راشدی (pdf میں شامل نہیں ہے)
با محمد ہوشیار	وزیری پانی پتی (pdf میں شامل نہیں ہے)
شذرات	عزیز احسن (pdf میں شامل نہیں ہے)
مقدمہ	ڈاکٹر ارشاد الحق قدوسی (pdf میں شامل نہیں ہے)
حمد: گزرے مقام شکر سے مشت غبار کیا	صفحہ ۲۲۔۔۔۲۴
ابتدا تو ہے انتہا تو ہے	
نعتیں: صفحات......۲۶ تا ۸۶	
اللہ غنی رتبۂ عالی شہ دیں کا	
غمِ عشق نبی ﷺ ہے اور میں ہوں	
جلوۂ معتبر چاہیے	
شہِ دیں سامنے ہوں گے نظر رخ پر جمی ہوگی	
نوازا اس قدر حبِ نبی ﷺ نے	
جو تجلی شناس ہوتا ہے	
غمِ ہجرِ مصطفی ﷺ میں مری جاں سلگ رہی ہے	
اب پیش نظر روضہ سلطان امم ﷺ ہے	

www.fb.com/Naat.Research.Centre

شہِ دیں کی طلب میں زندگی محسوس ہوتی ہے
عشق احمد ﷺ ملا رہنما مل گیا

مجھے شاہ دیں کی تلاش ہے کہ جہاں میں ایسا سخی نہیں
شہر محبوب رب مدینہ ہے
مدینہ وادئ سینا نہیں ہے
نظر پہنچی مہ کون ومکاں تک

پا رہے ہیں ہم مدینہ دل کے پاس
تسکین دل نہ ہو مجھے آرام جاں نہ ہو
مری زندگی کا حاصل غم سرورِ امم ﷺ ہے

اسے حشر ونشر کی فکر کیا جو رہے تمہاری نگاہ میں
اللہ اللہ شان کردار رسول ﷺ

شہ دیں کو میری نظر ڈھونڈتی ہے
اے کاش پہنچ جاؤں درِ سرورِ دیں ﷺ تک

جسے سرکار ﷺ سے وابستگی ہے

نہیں کوئی ارماں سوائے مدینہ
تم سا تو بشر کوئی دو عالم میں نہیں ہے
شہ کی قربت ملی مدینے میں
اگر اپنائیں کردار نبی ﷺ کو

میں ہوں شیدائے نبی ﷺ مجھ کو کسی سے کیا غرض

رخ ہے طرفِ روضۂ سرکار ﷺ ِ مدینہ
فرصت کہاں نظر کو اب کیفِ سرمدی سے
تم ہو بنائے دو جہاں صل علیٰ محمدٍ
ملا وہ نور ہمیں شہ ﷺ سے لو لگانے میں

دردِ دل کے واسطے اک چارہ گر کی ہے تلاش
جہاں بھی دیکھنا چاہوں وہیں معلوم ہوتے ہیں
یہ شہ کی توجہ کا اثر دیکھ رہا ہوں
منزل دید آسان تر ہوگئی، کوئی دقت نہیں اب نظر کے لیے
نبی ﷺ کے عشق میں جو خود سے بیگانے نہیں ہوتے

جس پہ ہے چشم عنایت آپ ﷺ کی

اگر طیبہ نہیں جاتے تو دیوانے کہاں جاتے
مجتبیٰ آپ ہیں مصطفیٰ ﷺ آپ ہیں

مرے فسانۂ الفت کی ابتدا تم ہو
نہ جنت نہ تاجِ شہی چاہتا ہوں
حضور ﷺ عرش پہ مہماں بلائے جاتے ہیں

مقدر سرورِ دیں ﷺ کی توجہ سے بدلتا ہے

درازی شام غم کی مختصر ہو

www.fb.com/Naat.Research.Centre

م ص

کیوں نہ ہوں آپ پہ قربان رسول عربیؐ

آشکارا عظمت خیر البشرؐ ہوتی گئی

تذکرہ آپؐ کا گفتگو آپؐ کی

جو مانگا خدا سے وہ مجھ کو ملا ہے
جلوہ گاہ رسولؐ تک آئے

ہے کیسا سلیقے کا میخانہ محمدؐ کا

تدبیر سے ہر حال میں تقدیر بڑی ہے
جھومتی گلشن طیبہ سے صبا آئی ہے
آپ کا کیوں نہ رٹوں نام رسول اکرمؐ

بعدِ حمدِ خدا اور کیا چاہیے
لے چلو مجھ کو طیبہ خدا کے لیے

رباعیات......صفحات......۸۸............۱۰۷
نظمیں......صفحات......۱۱۰..................۱۲۷
قصیدہ......صفحات......۱۲۹............۱۳۳
تقریظات......صفحات......۱۳۴......۱۳۹
فداؔ خالدی دہلوی، دبستانِ داغ کے آخری استاد شاعر......ڈاکٹر عزیزؔ احسن صفحہ:۱۴۰
ضروری نِکات: صفحہ......۱۵۸

انتساب

اُنؐ کے نام

جنؐ کی محبت ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے

فداؔ خالدی دہلوی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

عرض حال

سید الکونین حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی کی توفیق حاصل ہو جانا میرے لیے سعادتِ دارین ہے۔ لیکن اس سعادت کو وسیلہ شہرت بنانا مجھے کبھی گوارا نہ ہوا بایں وجہ نعتیہ شاعری کا مجموعہ منظر عام پر لانا میرے ادبی پروگرام میں کبھی شامل نہ رہا۔ مگر مخلص احباب اور تلامذہ کے مسلسل اصرار پر جب میں نے اپنے ادبی سرمائے کو کھنگالا تو طے شدہ لائحہ عمل کے علی الرغم نعتیہ مجموعہ ہی سب سے پہلے صورت پذیر ہوا اور میں نے مشیت ایزدی کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔

حصول سعادت کے لیے نعت کہنے اور صفِ نعت گویانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں شمولیت کا ارادہ کرنے میں بڑا فرق ہے۔ ایک عمل صرف جذبے کے اظہار کا ہے تو دوسرا عمل نمائش کا۔ ایک عمل میں تسکین قلب سے بڑھ کر اور کوئی مقصد نہیں ہوتا لیکن دوسرے عمل میں زبان و بیان کی نزاکتوں، لہجے اور اسالیب کی ندرتوں کا ارژنگ سجانا اور دیگر فنی نگار خانوں سے منفرد یا مابہ الامتیاز مقام حاصل کرنا بھی مقصود ہوتا ہے۔ یہ سعادت کا حصول تو ہے ہی مگر بنیادی طور پر جذبۂ نعتیہ شاعری کی اس طرح نمائش کرنے کا خیال ہی میرے لیے وحشت انگیز ہے کیوں کہ میں تو اپنی ہر قسم کی شاعری کے بارے میں یہی رویہ رکھتا ہوں ؎

میرے اشعار غور سے نہ پڑھو
کیوں مری زندگی سے کھیلتے ہو

بہر حال جب شہر نعت گویاں میں داخلے کا قصد کر ہی لیا تو میں نے اپنے تمام سرمائے پر نظر ثانی کی اور بہت کچھ قطع برید اور ردو قدح کے بعد بساط بھر پونجی ہدیۂ قارئین کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور نبیؐ رحمت بیکراں صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ التفات کا اثر ہی ہے کہ کتابت کے دوران میں بہت سی نئی نعتیں بھی تصنیف ہو گئیں۔

میری طبیعت کا نعت گوئی کی طرف مائل ہونا تو میرے اندر کا تقاضا تھا لیکن نعتیہ شاعری کو منظر عام پر لانے کے لیے تحریک پیدا کرنے والے ناموں میں سرفہرست میرے رفیق دیرینہ جناب الحاج شیخ عبدالمجید (بابن والے) کا ہے، مجید صاحب میرے عزیز ترین دوست

ہیں اور ان کے اخلاص نیت اور اصابت رائے کا منہ بولتا ثبوت ''م ص'' ہے میں دعا گو ہوں اللہ رب العزت انہیں اور ان کے متعلقین کو اجر عظیم سے نوازے۔ ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر اپنے دیگر احباب و تلامذہ کا شکریہ ادا نہ کروں جن کی مسلسل کاوش اور تحریک سے م ص منصۂ شہود پر آئی۔ احباب میں جناب عبدالمجید صاحب کے علاوہ جناب وزیری پانی پتی، جناب محمد افضل کونسلر حلقہ ۴۸ کراچی، جناب حکیم شمس احمد صدیقی، عارف علی فاطمی اور تلامذہ میں محمد تقی عرش دہلوی، عزیز صابری (عزیز احسن)، سید سرفراز ابد، خیال آفاقی، عشرت کراچوی، رزاق انجم، معین اثر، اختر رضا اندوری وغیرہ میرے دلی شکریے اور دعاؤں کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر سے نوازے علاوہ ازیں قارئین کرام سے بھی استدعا ہے کہ ان حضرات کو دعائے خیر میں یاد رکھیں اور مجموعے کے مطالعے کے بعد میرے تسامحات سے مجھے آگاہ فرمائیں۔

خاکسار
فدا خالدی دہلوی
۲، مارچ ۱۹۸۳ء

www.fb.com/Naat.Research.Centre

گزارشِ مرتب!

اس کتاب میں میرا حصہ کیا ہے، کچھ بھی تو نہیں چناں چہ مرتب کی حیثیت سے میرے نام کی شمولیت بھی کتاب کے حسنِ معنوی میں کسی اضافے کا سبب نہیں بنے گی۔ لیکن یہ نام کتاب میں مرتب کی حیثیت سے قطعی نظر نہ آتا اگر خود مصنف اپنی تحریک اور اپنی مرضی سے کتاب ترتیب دینے پر رضا مند ہو جاتے۔ استاذی محترم کی شاعرانہ بے نیازی کا اجمالی تذکرہ میں شذرات میں کر چکا ہوں یہاں صرف اتنا عرض کرنا مقصود ہے کہ قومی زبان کی خدمت کے لیے ضروری ہے کہ زبان و ادب کا جذبہ رکھنے والے حضرات عملی کام بھی کریں، عملی کام کرنے کا بہتر طریقہ میرے خیال میں یہ ہے کہ ایسے شعرا و ادبا کا سرمایۂ تحریر منظر عام پر لایا جائے جن کی اعلیٰ صلاحیتیں ہنوز پردۂ خفا میں ہیں یا جو وادیٔ شہرت سے دور اخلاصِ نیت کے ساتھ ادبی سرمائے میں اضافہ کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی کاوشوں سے مطبوعہ ادبی سرمائے میں قطعی اضافہ نہیں ہوتا۔

اس مجموعے کی اشاعت کا سہرا تو فداؔ خالدی صاحب کے بہت سے احباب اور تلامذہ کے سر ہے لیکن اس کی ترتیب کا قرعہ میرے نام آیا تھا اس بات کا فیصلہ تو اب صائب الرائے قارئین ہی کریں گے کہ اس ترتیب میں فی الحقیقت کوئی حسن ہے کہ نہیں البتہ میں اس بات پر مطمئن ہوں کہ میں نے ایک ادبی امانت ادب شناسوں کے سپرد کر دی ہے۔ کیوں کہ اس امانت سے محروم ہو کر فداؔ خالدی صاحب کی ذات کو تو کوئی نقصان پہنچتا یا نہیں البتہ قومی ادب کو جو نقصان پہنچتا اس کے لیے میں بھی اپنے ضمیر کے سامنے سرخرو نہیں ہو سکتا تھا۔

آخر میں میں اپنے خواجہ تاش حضرات اور فداؔ صاحب کے احباب نیز اس مجموعے پر اپنی گراں قدر آرا دینے والے ناقدینِ فن کا شکر گزار ہوں جن کی استعانت کے بغیر م ص کا اشاعت پذیر ہونا امر محال تھا۔

عزیز صابری (عزیزؔ احسن)

۱۲، مارچ ۱۹۸۳ء

م ص
اہل علم کی نظر میں

سرمد غمِ عشق بوالہوس را نہ دہند
سوزِ دلِ پروانہ مگس را نہ دہند

[سرمدؔ]

ارشاداتِ عالیہ

www.fb.com/Naat.Research.Centre

جناب ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ عارفی خلیفہ مجاز حضرت مولانا اشرف علیؒ تھانوی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم !

مشفقی فدا خالدی صاحب کا کلام تمام تر تاثراتِ قلبی کا آئینہ دار ہے۔ پڑھنے والے کے دل میں بھی یہی تاثرات موجزن ہونے لگتے ہیں۔ میں بھی بہت متاثر ہوا، دل سے دعا گو ہوں اللہ تعالی اِن کے ان تاثراتِ محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لیے اللہ تعالی کی رحمتِ کاملہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ کاملہ کا باعث اور سرمایۂ نازِ آخرت بنائے۔ آمین

دعا گو محمد عبدالحیٔ

حرفِ خیال

جناب: پروفیسر ڈاکٹر ابواللیث صدیقی

فدا خالدی صاحب کا مجموعۂ حمد ونعت میں نے سرسری طور پر دیکھا اس عرصہ میں آلام روحانی اور آفات جسمانی، دونوں میں مبتلا رہا۔ حمد ونعت کے متعلق یہ سب کو معلوم ہے کہ اس کی بنیاد عقیدت اور خلوص پر ہوتی ہے اور جس جذبہ کی بنیاد ہی خلوص اور عقیدت پر ہو تو اس کا اظہار موثر کیوں نہ ہوگا۔ پھر اگر اس میں تصنع اور آورد نہ ہو تو سبحان اللہ۔ ایسا کلام عام پسند ہوگا اور ضرور مقبول ہوگا اس کا اصل اجر تو اللہ تعالی ہی دے گا لیکن مجھے امید ہے کہ جن حضرات کے نزدیک آج بھی دین اک فعال حقیقت ہے وہ اس کلام کی قدر کریں گے اور اس کے مصنف کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے۔

حمد ونعت کا میدان عقیدت کے اظہار کا ذریعہ تو ہے ہی، اس میں فن کی نزاکت اور نفاست کا احساس بھی قائم رہے تو پھر یہ کلام صرف عام پسند نہیں رہتا، خاص پسند بلکہ خواص پسند ہو جاتا ہے۔ اس مجموعے میں بھی بہت سے اشعار ایسے ہیں جو اپنی فنی مہارت کے اعتبار سے بھی قابل ذکر ہیں۔

امید ہے کہ فدا خالدی صاحب، جن کا ایک مجموعہ پہلے بھی ''آتشِ خوابیدہ'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے، اپنی شعری تخلیقات سے ادب میں اضافہ کرتے رہیں گے۔

ابواللیث صدیقی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

ایک نظر

(جناب افسر صدیقی امروہوی)

عزیز محترم جناب عزیز صابری (عزیز احسن) نے کئی مرتبہ میرے سامنے فدا خالدی صاحب کا نام لیا لیکن میں متوجہ نہ ہو سکا۔ میں سمجھتا تھا کہ فدا خالدی کوئی معمولی اور غیر معروف شاعر ہیں۔ لیکن ایک روز جب انھوں نے ''آتشِ خوابیدہ'' نام کی ایک کتاب مجھے دکھائی جس میں رباعیات تھیں، تو مجھے پہلی مرتبہ کسی علمی اور شاعرانہ ملکہ رکھنے والی شخصیت سے متعارف ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب یہ راز کھلا کہ عزیز صابری (عزیز احسن) صاحب شعر گوئی میں انھیں کے شاگرد ہیں۔

میرا وطن امروہہ ہے جو دہلی اور لکھنؤ کے درمیان ایک بستی ہے۔ اس کا معاشی تعلق تو دہلی سے ہے لیکن ادب و معاشرت، لکھنؤ سے وابستہ ہے اور اسی وجہ سے اس علاقے کے باشندوں نے دہلی کی طرف زیادہ رخ نہیں کیا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں لیا جا سکتا کہ وہ زبانِ دہلی اور شعرائے دہلی کے قائل نہیں رہے۔ خود مجھے ماضی قریب کے اساتذائے دہلی میں سے نواب سائل صاحب کا ہم مشاعرہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ خیر یہ تو ایک جملہء معترضہ تھا، میں نے آتشِ خوابیدہ کو بڑے شوق و انہماک سے پڑھا۔ اس کی تمام رباعیوں کو ایک ایک کر کے دیکھا اور بہ صمیمِ قلب، یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ فدا صاحب نے ان رباعیوں میں رباعی کی ہیئت، اس کے مصاریع کی ایک دوسرے سے وابستگی اور بیان کی عمدگی، زبان کی پاکیزگی، لغت کی صحت، تمام باتوں میں پورا لحاظ رکھا ہے۔

رطب و یابس مجموعہء کلام سے انتخاب کرنا دلچسپی اور لطف اندوزی کے لیے ضروری ہے۔ لیکن اس کلامِ منتخب سے انتخاب کرنا ایک فعلِ عبث ہے۔

اب یہ بات گوش گزار ہو کر روحانی مسرت حاصل ہوئی کہ فدا خالدی صاحب اپنے نعتیہ مجموعے کی اشاعت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نعت گوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے، اس کے لیے اعلیٰ ترین علمی استعداد کی ضرورت ہے اور بحمد للہ یہ فضائل حضرت فدا میں بتام و کمال موجود ہیں۔

امید ہے کہ ان کا مجموعہء نعت سرمہء چشمِ اہلِ بصیرت ہوگا اور حضرت رسولِ مقبول ﷺ کے نام کے شیدائی، شمعِ رسالت کے پروانے، اس کے مطالعے کی سعادت حاصل کریں

گے۔ اس وقت تفصیلی رائے دینا تو ممکن نہیں تاہم چند اشعار اور رباعیات جو مجھے پسند آئیں درجِ ذیل ہیں:

نوازا اس قدر حُبِّ نبی نے
جب آنکھیں بند کیں پہنچے مدینے

حاصل مرے سجدوں کو ہے معراجِ محبت
صد شکر ترے نقشِ کفِ پا پہ جبیں ہے

ہشیار کہ چھٹ جائے نہ دامانِ محمد ﷺ
اِس راہ میں بھٹکا تو نہ دنیا کا نہ دیں کا

مرا دل لرز رہا ہے ترا وصف کیا بیاں ہو
تو حبیب ہے خدا کا تری ذات محترم ہے

رباعیات:

اک بزم تصور میں سجا رکھی ہے
یوں خُلدِ محبت کی بِنا رکھی ہے
ہو جائے گا اک روز اُجالا دل میں
لَو شمعِ رسالت سے لگا رکھی ہے

☆

آفات کے پھندوں سے نکل جاتا ہے
گرتا ہوا انسان سنبھل جاتا ہے
آجائے اگر نامِ محمد ﷺ لب پر
طوفانِ بلا کا رخ بدل جاتا ہے

☆

یسیں کبھی لکھوں کبھی طٰہٰ لکھوں
ہو ذکر سخاوت کا تو دریا لکھوں
الفاظ سہارا نہیں دیتے آقا ﷺ
تم اس سے سوا ہو تمھیں جیسا لکھوں

www.fb.com/Naat.Research.Centre

☆

عالم انھیں محبوبِ خدا کہتا ہے
اک آئینہء صد ق صفا کہتا ہے
کیا شانِ محمدﷺ ہے کہ اللہ اللہ
جونام سنے، صلِّ علیٰ کہتا ہے

افسرصدیقی

﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿

www.fb.com/Naat.Research.Centre

حمد

گزرے مقام شکر سے مشت غبار کیا
تیری نوازشات کا ہو گا شمار کیا
دیوانے مطمئن ہیں کہ ادراک ہی نہیں
تجھ تک پہنچ سکے ہیں مگر ہوشیار کیا
کیا آفتاب حسنِ کرم کی دلیل ہے
ذرے نہیں ہیں نور کے آئینہ دار کیا
ہے تیرا نام باعثِ تسکین زندگی
دل کو بغیر ذکر ملے گا قرار کیا
کانٹے گلوں کے سائے میں پاتے ہیں پرورش
دیکھی نہیں ہے قدرتِ پروردگار کیا
تو ربِ دو جہاں ہے مجھے کیوں یقیں نہ ہو
میری نظر سے دور ہیں لیل و نہار کیا
کیوں حرفِ مدعا سے ہوں لب آشنا فدؔا
اُس پر نہیں ہے حال مرا آشکار کیا

حمد

ابتدا تو ہے انتہا تو ہے
اے خدا لائقِ ثنا تو ہے
ساری دنیا پکارتی ہے تجھے
ساری دنیا کا آسرا تو ہے
تجھ کوزیبا ہے تیری شانِ غرور
کون ہے تجھ سا اے خدا تو ہے
سب کے دل میں قیام ہے تیرا
سب کی نظروں سے لاپتا تو ہے
کس نے پایا ہے کون پائے گا
فکر انساں سے ماورا تو ہے
تیرے منکر دلیل ہیں تیری
ان کے ہونے سے مدعا تو ہے
حمد کس سے بیاں ہو اس کی فدؔا
کیا تری فکر اور کیا تو ہے

حمد

www.fb.com/Naat.Research.Centre

سب کو نوازنا ہے تیرا کام اے کریم
تیرا کرم ہے تیری عطا عام اے کریم
آسان ہو گئے ہیں مرے کام اے کریم
جب آ گیا زباں پہ ترا نام اے کریم
انساں کو زندگی کا سلیقہ سکھا گیا
پہنچا جہاں جہاں ترا پیغام اے کریم
پھولوں میں تیرا حسن، ستاروں میں تیرا نور
کس کو نہیں ملا ترا انعام اے کریم
ہوتی ہے تیرے نام سے تسکینِ دل نصیب
ملتا ہے تیرے ذکر سے آرام اے کریم
دونوں جہاں ہیں تیری تجلّی سے فیض یاب
رخشندہ ہر سحر ہے حسیں شام اے کریم
میری نظر ہے تیرے کرم پر لگی ہوئی
اب تیرے ہاتھ ہے مرا انجام اے کریم
مصروف تیرے ذکر میں جب بھی ہوا ہوں میں
کوثر کے مل گئے ہیں مجھے جام اے کریم
دل میں فدؔا کے ہے یہ تمنا بسی ہوئی
ہو وقتِ مرگ لب پہ ترا نام اے کریم

نعتیں

صلی اللہ علیہ وسلم

www.fb.com/Naat.Research.Centre

وہ شمعِ نور حق ہیں نوازیں گے نور سے
میں لو لگائے بیٹھا ہوں اپنے حضور سے

سیکھا ہے میں نے ڈھنگ طلب کا حضور سے
جو چیز چاہے مانگ لوں ربِ غفور سے

طیبہ کی منزلیں ہیں کوئی طور تو نہیں
پڑھ کر درود پاؤں اٹھاؤ شعور سے

چھانی ہے اتنی خاک تلاشِ رسول میں
مجھ کو نجات مل گئی کبر و غرور سے

یہ بھی ہے ایک اُن کی محبت کا معجزہ
نزدیک ان کو دیکھتا رہتا ہوں دور سے

وہ سامنے ہے روضۂ محبوبِ ذوالجلال
اے قلبِ زار دیکھ گزرنا شعور سے

ہے ہر تڑپ ذریعۂ قربت بنی ہوئی
ہم کام لے رہے ہیں دلِ ناصبور سے

آنکھوں میں ان کا حسن ہے، دل میں ہے ان کی یاد
روشن ہیں دوجہان محمد ﷺ کے نور سے

ہم بھی غلام ساقیِ کوثر ہیں اے فدؔا
معمور دل ہے کیف سے آنکھیں سرور سے

صلی اللہ علیہ وسلم

وہی تو ہیں رحمتِ دو عالم سکون دیں گے، قرار دیں گے
درود بھیجو، سلام بھیجو، وہ بگڑی قسمت سنوار دیں گے

پڑے گی جس پر نگاہ ان کی حیات اس کی سنوار دیں گے
نظر کو رنگِ شعور دے کر نفس نفس کو نکھار دیں گے

ہزار طوفان سر اٹھائیں، ہزار طغیانیاں ڈرائیں
مرا سہارا تو بس وہی ہیں وہ پار کشتی اتار دیں گے

انھیں کی الفت عطا کرے گی یقین محکم، سرور پیہم
خزاں کا جس پر اثر نہ ہو گا وہ ایسی دلکش بہار دیں گے

ہمارے دل کی یہی خوشی ہے کہ ان کی فرقت میں اپنی راتیں
خدا نے توفیق دی جو ہم کو درود پڑھ کر گزار دیں گے

فدؔا کہیں وہ نظر تو آئیں حسین چہرہ ذرا دکھائیں
ہماری آنکھوں میں جو گہر ہیں ہم ان کے قدموں پہ وار دیں گے

صلی اللہ علیہ وسلم

www.fb.com/Naat.Research.Centre

آپ کا حسین چہرہ دل میں یوں اتر جائے
آپ ہی نظر آئیں جس طرف نظر جائے
کوئی بھی نہ ہو جس کا کیا کرے وہ دنیا میں
جو تمھیﷺ پہ مرتا ہو جائے تو کدھر جائے
رخ کبھی تو بدلے گا آئیں گے نظر وہ بھی
نم تو ہوں مری آنکھیں دل تو کچھ نکھر جائے
لو لگائے بیٹھے ہیں، سر جھکائے بیٹھے ہیں
آپ اک نظر دیکھیں زندگی سنور جائے
اک یہی تمنا ہے سامنے رہے روضہ
زندگی کا ہر لمحہ خیر سے گزر جائے
مستقل رہے کوئی آپﷺ ہی کے قدموں میں
لوٹ کے مدینے سے آئے کیوں؟ اگر جائے
سامنے ہیں وہ میرے کیوں نہ ہوں فدا ان پر
آ گئی مری منزل زندگی ٹھہر جائے

صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھوں سے رواں آنسو، ہونٹوں پہ ہو نام اُن کا
یوں آئے مدینے تک جو بھی ہو غلام اُن کا
ہے بات فقط دل کی دل جس کا منور ہو
کرتے ہیں کلام اس سے سنتا ہے پیام اُن کا
پانا ہے انھیں آساں مل جائیں گے وہ تم کو
تم دل میں انھیں ڈھونڈو، دل بھی ہے مقام اُن کا
کیا چہرۂ زیبا ہے، کیا جسمِ مبارک ہے
جو ایک نظر دیکھے ہو جائے غلام اُن کا
کیا حسنِ تکلم ہے کیا شیریں بیانی ہے
ہو جائے فدا ان پر سن لے جو کلام اُن کا

صلی اللہ علیہ وسلم

www.fb.com/Naat.Research.Centre

جس کے دل کو ملتی ہو روشنی مدینے سے
کاٹتا ہے وہ اپنی زندگی قرینے سے

کیا عجب کہ لے جائے مجھ کو سرورِ ﷺ دیں تک
وہ خلش جو وابستہ ہو گئی ہے سینے سے

جس میں ان کے دیوانے یاد ان کو کرتے ہوں
واسطہ تلاطم کا کیا ہے اس سفینے سے

تجھ کو ان سے نسبت ہے رہ انھیں کے قدموں میں
کیا ملے گا دیوانے دور رہ کے جینے سے

رحمتوں کے سائے میں نعمتیں برستی ہیں
کس کو کیا نہیں ملتا آپ کے خزینے سے

آپ کا رخِ انور مہر و مہ کو شرمائے
مُشک پانی پانی ہو آپ کے پسینے سے

میں نے ان کو کیا پایا مل گیا خدا مجھ کو
عرش کا ملا زینہ اے فداؔ مدینے سے

ﷺ

ہم نے طیبہ کی دل میں ٹھانی ہے
تم ﷺ بلالو تو مہربانی ہے

عشق احمد ﷺ مجھے نصیب ہوا
کامرانی ہی کامرانی ہے

تم ﷺ سے نسبت ہے تم ﷺ پہ مرتا ہوں
مختصر سی مری کہانی ہے

جان تم پہ نثار کیوں نہ کروں
جان تو ایک روز جانی ہے

درد دل سے لگائے بیٹھا ہوں
میرے آقا ﷺ کی یہ نشانی ہے

بھیجتا ہوں جو میں درود ان پر
یہ بھی ان کی ہی مہربانی ہے

ڈھونڈتا ہوں درِ نبی ﷺ کو فداؔ
اپنی تقدیر آزمانی ہے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

جب کسی سے سنتا ہوں تذکرہ مدینے کا
ڈھونڈتا ہے دل میرا راستہ مدینے کا
میں نے ان کو دیکھا ہے آنسوؤں کی بارش میں
طے کیا ہے آنکھوں سے فاصلہ مدینے کا
بے خودی مری دیکھو سامنے ہیں وہ میرے
پوچھتا انھیںﷺ سے ہوں راستہ مدینے کا
ہائے میری مجبوری آپ ہی کو تکتی ہے
کچھ نہ کچھ عطا کیجے واسطہ مدینے کا
کیا حسیں مناظر ہیں کیا حسیں فضائیں ہیں
جس نے اک نظر دیکھا ہو گیا مدینے کا
ہے مرے تصور میں ہر گلی مدینے کی
ہو گیا ہوں دیوانہ اے فداؔ مدینے کا

م ص

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ غنیٰ رتبۂ عالی شہِ دیںﷺ کا
ہے عرش معلیٰ پہ قدم خاک نشیں کا
ہشیار کہ چھٹ جائے نہ دامانِ محمدﷺ
اس راہ میں بھٹکا تو نہ دنیا کا نہ دیں کا
آئینۂ قرآنِ مبیں ہے تری سیرت
رحمت ہے ہر اک لفظ ترے ذکرِ حسیں کا
ہوتے نہ اگر وہ تو کوئی چیز نہ ہوتی
کونین میں جو کچھ بھی ہے صدقہ ہے انہیں کا
ہوتی ہے ہمہ وقت وہاں نور کی بارش
ہر ذرہ ہے خورشید مدینے کی زمیں کا
مانع رہے آدابِ شریعت ترے در پر
کچھ اور ارادہ تھا محبت میں جبیں کا
رہتا ہے فداؔ روضہ اقدس جو نظر میں
یہ پھل ہے حقیقت میں ترے ذوقِ یقیں کا

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

غم عشق نبی ہے اور میں ہوں
حیاتِ دائمی ہے اور میں ہوں
نظر محوِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ ہے
مسلسل بے خودی ہے اور میں ہوں
ہیں دل پر داغ ہائے ہجرِ احمد ﷺ
بہار زندگی ہے اور میں ہوں
کرم اتنا کرم ! ایسی نوازش
محبت آپ کی ہے اور میں ہوں
نظر ہے ساقیٔ کوثر کی جانب
مکمل آگہی ہے اور میں ہوں
پہنچ جاؤں گا میں اک دن مدینے
مری دیوانگی ہے اور میں ہوں
فدا ہیں گنبد خضرا پہ نظریں
تجلی طور کی ہے اور میں ہوں

صلی اللہ علیہ وسلم

جلوۂ معتبر چاہیے
اعتمادِ نظر چاہیے
ڈھونڈ لے ان کا نقش قدم
وہ جسے راہبر چاہیے
دل سے بھیجو درود وسلام
ان کا دیدار گر چاہیے
یاد شہ کی ستانے لگی
سوئے طیبہ سفر چاہیے
مجھ کو جنت کا ارماں نہیں
آپ کی اک نظر چاہیے
لے دیارِ نبی آ گیا
اور کیا بے خبر چاہیے
دل کو جو دل بنائے فدا
ایسا آئینہ گر چاہیے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

شہِ دیں سامنے ہوں گے نظر رخ پر جمی ہو گی
قیامت جس کو کہتے ہیں نظارے کی گھڑی ہوگی
کرم فرمائیں گے خود شافعِ محشر سرِ محشر
وہ آنکھیں مسکرائیں گی جن آنکھوں میں نمی ہوگی
ہر اک دل مسکنِ نورِخدا تو ہو نہیں سکتا
وہ جس دل کو نوازیں گے اُسی میں روشنی ہو گی
تمہارا نام لے کر دل کو میں بیدار کر لوں گا
جہاں محسوس کچھ دردِ محبت میں کمی ہوگی
محبت کام آئے گی عقیدت رنگ لائے گی
مجھے کامل یقیں ہے دید اک دن آپ کی ہوگی
تمہارے نام سے تسکیں ملے گی قلبِ مضطر کو
تمہارے ذکر سے حاصل بہارِ زندگی ہوگی
فدؔا جا کر مدینے میں پئیں گے شہ کے ہاتھوں سے
بجھے گی تشنگی دل کی وہیں اب میکشی ہوگی

صلی اللہ علیہ وسلم

نوازا اس قدر حبِ نبی نے
جب آنکھیں بند کیں پہنچے مدینے
نگاہِ شاہِ دیں وجہِ سکوں ہے
اسی ساحل پہ ٹکتے ہیں سفینے
خدا رکھے غمِ عشقِ نبیﷺ کو
محبت کے سکھاتا ہے قرینے
پڑی جن پر نگاہِ مہر ان کی
منور ہو گئے ہیں ان کے سینے
بہت دشوار ہے روضے سے اٹھنا
سہارا دے دیا ہے بیخودی نے
نگاہِ ساقیٔ کوثر ہے مجھ پر
کہاں پہنچا دیا ہے تشنگی نے
فدؔا بچ کر گزر جاتی ہے ظلمت
ہمیں اپنا لیا ہے روشنی نے

صلی اللہ علیہ وسلم

www.fb.com/Naat.Research.Centre

جو تجلی شناس ہوتا ہے
شہ کے روضے کے پاس ہوتا ہے
نام لیتا ہوں جب محمد ﷺ کا
دور دل سے ہراس ہوتا ہے
اس کو ملتی ہے آپ کی قربت
رنج و غم جس کو راس ہوتا ہے
کھلتا ہے بہارِ طیبہ سے
دل مرا کب اُداس ہوتا ہے
جس پہ ان کی نگاہ پڑ جائے
بس وہی حق شناس ہوتا ہے
پا ہی لیتا ہے سرورِ ﷺ دیں کو
عشق جس کی اساس ہوتا ہے
اے فدؔا وہ بلائیں گے تجھ کو
اس قدر کیوں اداس ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

غمِ ہجرِ مصطفیٰ ﷺ میں مری جاں سلگ رہی ہے
کبھی ان کی ہو زیارت یہی لو لگی ہوئی ہے
تری یاد میرا ایماں ترا ذکر زندگی ہے
مجھے درد سے نوازا تری بندہ پروری ہے
نہ جنوں ہی پاسکا ہے نہ خرد سمجھ سکے گی
مری چشمِ دوربیں میں جو مقام بندگی ہے
ابھی اور کچھ توجہ ابھی اور کچھ نوازش
ابھی فاصلے ہیں باقی ابھی قرب میں کمی ہے
میں چلا ہوں اپنے گھر سے یہی سوچ کر مدینے
مرا کام جستجو ہے ترا کام رہبری ہے
نہ ہوا ہے کوئی تجھ سا نہ جہاں میں کوئی ہو گا
تو حبیبِ ذوالمنن ہے تجھے زیب سروری ہے
مجھے اے فدؔا یقیں ہے کبھی دید اُن کی ہوگی
مرا دل تڑپ رہا ہے مری آنکھ میں نمی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

اب پیشِ نظر روضۂ سلطانِ امم ہے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

اب خلد کے نزدیک ہیں کس بات کا غم ہے
یہ ان کی عنایت کہ محبت مجھے بخشی
میں یاد انہیں کرتا ہوں یہ ان کا کرم ہے
روشن نظر آتے ہیں ابھی تو مرے آنسو
اب تک تو خدا رکھے محبت کا بھرم ہے
کیا سادہ مزاجی ہے کہ ہے دوش پہ کملی
قدموں میں مگر عظمتِ اسکندر و جم ہے
اے دل نہ تڑپ آ ہی گئے نزدِ مدینہ
جنت جسے کہتے ہیں وہ دوچار قدم ہے
حیران ہوں تشبیہ کسے دوں شہِ دیں ﷺ سے
جو چیز ہے اُس مرتبہ خاص سے کم ہے
یہ بات سمجھتے ہیں فقط اہلِ محبت
جو ان پہ فدؔا ہے اسے کس چیز کا غم ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

شہِ دیں کی طلب میں زندگی محسوس ہوتی ہے
جہاں تک دیکھتا ہوں روشنی محسوس ہوتی ہے
ابھی ٹوٹا نہیں ہے سلسلہ ان کی توجہ کا
ابھی تو میری آنکھوں میں نمی محسوس ہوتی ہے
کلیجے سے لگا رکھا ہے غم میں نے شہِ دیں کا
کہ اس غم میں حیاتِ دائمی محسوس ہوتی ہے
کرم شیوا ہے ان کا وہ کرم فرمائیں گے لیکن
مجھے اپنی محبت میں کمی محسوس ہوتی ہے
یہ کس محفل میں لے آیا مرا ذوق طلب مجھ کو
یہاں تو زندگی ہی زندگی محسوس ہوتی ہے
مدینے کی فضائیں کیف آگیں روح پرور ہیں
سرور آنکھوں میں دل میں سرخوشی محسوس ہوتی ہے
یہاں تک راس آئی ہے محبت سرورِ دیں کی
فدؔا آنسو بہا کر بھی خوشی محسوس ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

عشق احمد ملا رہنما مل گیا

www.fb.com/Naat.Research.Centre

دل تھا بھٹکا ہوا راستا مل گیا
شہ کی قربت میں حق کا پتا مل گیا
وہ مجھے مل گئے تو خدا مل گیا

جو سوالی گیا در پہ سرکار کے
اس کو اس کی طلب سے سوا مل گیا

وہ جبیں رشکِ مہتاب ہو کر رہی
جس کو سنگِ درِ مصطفیٰ مل گیا

دل تڑپنے لگا آپ کی یاد میں
دائمی زیست کا آسرا مل گیا

وہ دوعالم پہ ہیں آج چھائے ہوئے
جن کو عشقِ شہ دو سرا مل گیا

ہاتھ خالی نہ آئے مدینے سے ہم
جو مقدر میں تھا اے فدؔا مل گیا

صلی اللہ علیہ وسلم

م ص

مجھے شاہِ دیں کی تلاش ہے کہ جہاں میں ایسا سخی نہیں
جو وہ مل گئے تو کہیں مجھے کسی چیز کی بھی کمی نہیں

مری زندگی ، تری جستجو، تری جستجو مر ی آرزو
کہ مری نظر میں ہے تو ہی تو، مرے دل پہ رنگِ دوئی نہیں

یہ جمالِ انجم و کہکشاں، یہ بہار لالہ و بوستاں
وہ مقام کون سا ہے جہاں، مرے شہ کی جلوہ گری نہیں

مرے رہنما مرے راہبر ،ابھی اک نگا ہِ کرم ادھر
کہ بھٹک نہ جاؤں اِدھر اُدھر، مرے ساتھ اور کوئی نہیں

جو مقامِ قربِ تمہیں ملا، وہ نصیب اور کسے ہوا
جہاں تم ہو سرورِ انبیاء ﷺ، وہاں اور کوئی نبی نہیں

ابھی اور پردے اٹھایئے، ابھی اور جلوے دکھایئے
مئے دید اور پلایئے، ابھی آگ دل کی بجھی نہیں

میں فدؔا فدائے شہِ ہدیٰ ﷺ، مجھے کام اور کسی سے کیا
مجھے ان کے ذکر سے واسطہ، مرے دل میں اور کوئی نہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

شہرِ محبوبِ رب مدینہ ہے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

رحمتوں کا سبب مدینہ ہے
ہم مدینہ ضرور دیکھیں گے
لب پہ جو روز و شب مدینہ ہے
جن نگاہوں میں پہلے دنیا تھی
ان نگاہوں میں اب مدینہ ہے
سر فرشتے جہاں جھکاتے ہیں
وہ مقامِ ادب مدینہ ہے
شہ کی قربت خدا کی قربت ہے
عرش سے دور کب مدینہ ہے
قلب بھی شاد روح بھی مسرور
وجہِ عیش و طرب مدینہ ہے
دیکھتا ہوں خدا کی شان فدؔا
کیا بتاؤں عجب مدینہ ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ وادیِ سینا نہیں ہے
چلے آؤ کوئی خطرہ نہیں ہے
کھنچا جاتا ہے وہ بھی ان کی جانب
کبھی جس نے انھیں دیکھا نہیں ہے
تمھیں ہو حاصلِ حسنِ دو عالم
دو عالم میں حسیں تم سا نہیں ہے
شریعت، معرفت، بخشش کا مژدہ
تری قربت میں آقا ﷺ کیا نہیں ہے
بشر ہیں وہ مگر کیسے بشر ہیں
زمانہ یہ ابھی سمجھا نہیں ہے
چلے کوئی ترے نقش قدم پر
تو دنیا دین ہے دنیا نہیں ہے
فدؔا ہو کر فدؔا شاہِ امم ﷺ پر
بہت کچھ پالیا کھویا نہیں ہے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

نظر پہنچی مہِ کون و مکاں تک
اندھیرے روکتے مجھ کو کہاں تک
جدھر دیکھوں نظر آتا ہے روضہ
محبت مجھ کو لے آئی یہاں تک
نکل آئی مری کشتی بھنور سے
تمہارا نام آیا تھا زباں تک
توجہ تم نہ فرماؤ تو آقا ﷺ
نہیں ملتا حقیقت کا نشاں تک
تمہارا ذکر ہی کرتے رہیں گے
خدا توفیق دے ہم کو جہاں تک
جنھیں دشواریاں ہیں زندگی میں
چلے آئیں درِ شاہِ زماں تک
فداؔ دیکھیں گے اک دن شاہِ دیں کو
سہیں گے ہجر کے صدمے کہاں تک

صلی اللہ علیہ وسلم

پا رہے ہیں ہم مدینہ دل کے پاس
یعنی ہیں ہر وقت اب منزل کے پاس
یوں صحابہؓ ہیں قریبِ شاہ دیں ﷺ
جیسے تارے ہوں مہ کامل کے پاس
سامنے ہے روضۂ محبوبِ حق
لو سفینہ آ گیا ساحل کے پاس
آپ کی چشمِ کرم کی آرزو
اور کیا ہے آپ کے سائل کے پاس
اور بڑھنے دو مدینے کا خیال
شوق خود لے جائے گا منزل کے پاس
رحمتِ عالم کرم فرمایئے
کون آئے آپ کے بسمل کے پاس
جاگ اٹھتی ہے فداؔ جس کی حیات
آ گیا ہوں میں بھی اس محفل کے پاس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

تسکینِ دل نہ ہو مجھے آرام جاں نہ ہو
مرجاؤں انﷺ کا نام جو وردِ زباں نہ ہو
سوزِ غمِ رسول چھپانے کی چیز ہے
دل یوں سلگ کے راکھ ہو، پیدا دھواں نہ ہو
اس دن کا انتظار ہے وہ دن کب آئے گا
میں ان کے سامنے ہوں کوئی درمیاں نہ ہو
ان کے کرم کی بات ہے دنیا ہے مہربا ں
وہ مہرباں نہ ہوں تو کوئی مہرباں نہ ہو
کب سے ہے بے قرار تلاشِ رسول میں
اللہ میرے دل کی طلب رائیگاں نہ ہو
کیسی بہار؟ ایک بھی غنچہ نہ کھل سکے
جب تک لبِ حضورﷺ تبسم فشاں نہ ہو
روضے کو ان کے دیکھ کے دم توڑ دوں فداؔ
جینا گراں سہی مجھے مرنا گراں نہ ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

مری زندگی کا حاصل غمِ سرورِ امم ہے
مرے داغِ دل سلامت یہ بہار کوئی کم ہے
مری عمر کٹ رہی ہے ترے ذکر کے سہارے
کبھی درد میرے دل میں کبھی آنکھ میری نم ہے
ترے آستاں کی عظمت کوئی اہلِ دل سے پوچھے
یہ وہ آستاں ہے جس پر سرِ جبرئیل خم ہے
مجھے درد اپنا بخشا یہ ہے آپ کی نوازش
میں جو یاد کر رہا ہوں یہ سب آپ کا کرم ہے
مرا دل لرز رہا ہے ترا وصف کیا بیاں ہو
تو حبیب ہے خدا کا تری ذات محترم ہے
مجھے وہ سکوں ملا ہے ترے عشق کی بدولت
نہ خوشی کوئی خوشی ہے نہ الم کوئی الم ہے
تو خیال میں چلا جا کبھی اے فداؔ مدینے
یہ وہ راستہ ہے جس میں کوئی پیچ ہے نہ خم ہے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

اسے حشر و نشر کی فکر کیا جو رہے تمہاری نگاہ میں
کبھی رنگ ونور کے سائے میں کبھی رحمتوں کی پناہ میں
اسے دل ہی خوب سمجھ سکا اسے کیا زبان بیاں کرے
جو سکوں ملا ترے عشق میں جو مزا ملا تری چاہ میں
مرا ذوقِ دید تو دیکھیے پسِ ہر حجاب ملا مجھے
وہی ایک جلوۂ معتبر کہ جو بس گیا ہے نگاہ میں
وہ حریفِ ظلمتِ شب رہے وہ ہدایتوں کے نشاں بنے
وہ چراغ گل نہ ہوئے کبھی کہ جو جل گئے تری چاہ میں
مجھے ان کے ذکر سے کام ہے مرے لب پہ ان کا ہی نام ہے
وہی میرے دل میں مکین ہیں وہی بس گئے ہیں نگاہ میں
نہ مقام دل ہی ملا انھیں نہ شریکِ بزمِ خرد ہوئے
وہ سکوں سے رہ نہ سکے کہیں جو بھٹک گئے تری راہ میں
یہ کرم ہے خاص کرم فداؔ کسی شکل میں بھی نہیں جدا
وہی درد میں وہی سوز میں وہی اشک میں وہی آہ میں

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ اللہ شانِ کردارِ رسولﷺ
ہیں دوعالم میں طلب گارِ رسولﷺ

راحت ِ دل کا سبب ہر بات ہے
دل میں گھر کرتی ہے گفتارِ رسولﷺ

ہے حقیقت میں نوازش آپ کی
میری نظریں اور دیدارِ رسولﷺ

مل گئی ہے اک انوکھی زندگی
میں ہوا ہوں جب سے بیمارِ رسولﷺ

اک حقیقت ہے فسانہ تو نہیں
ہو نہیں سکتا ہے انکارِ رسولﷺ

خادموں میں حضرتِ جبریل ہیں
کس قدر اعلیٰ ہے دربارِ رسولﷺ

ہے وہی تو عاشقِ صادق فداؔ
جس نے اپنایا ہے کردارِ رسولﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم

www.fb.com/Naat.Research.Centre

شہ دیں کو میری نظر ڈھونڈتی ہے
شبِ تار نورِ سحر ڈھونڈتی ہے
دکھا دو مجھے روئے انور دکھا دو
محبت اب اپنا اثر ڈھونڈتی ہے
نچھاور کروں جن کو سلطانِ دیں پر
مری آنکھ ایسے گہر ڈھونڈتی ہے
طلب خلد کی ہے مری زندگی کو
مدینے کی گلیوں میں گھر ڈھونڈتی ہے
سنا ہے چمکتی ہے اس در پہ قسمت
جبیں آپ کا سنگِ در ڈھونڈتی ہے
نظر آئے جس میں مدینے کا سورج
شبِ غم اب ایسی سحر ڈھونڈتی ہے
نظر کو فدؔا جستجو ہے انھیں کی
نہ آئیں نظر وہ مگر ڈھونڈتی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

اے کاش پہنچ جاؤں درِ سرورِ دیں تک
ایسا نہ ہو رہ جائے یہ افسانہ یہیں تک
آنکھوں میں لیے پھرتا ہوں طیبہ کے مناظر
یہ نور کی دنیا ہے مرے ذوقِ یقیں تک
اُٹھ کر ترے قدموں سے کہاں جاؤں گا آقاﷺ
دنیا بھی یہیں تک مری عقبیٰ بھی یہیں تک
دل ان کی محبت میں تڑپتا ہی رہا تو
لے جائے گا اک روز مجھے سرورِ دیں تک
اللہ رے سرکارﷺ کے کوچے کے مناظر
جچتی نہیں نظروں میں مری خلدِ بریں تک
اب روضۂ اقدس کو نظر چوم رہی ہے
ہم آ تو گئے خیر سے آنا تھا یہیں تک
اب کوئی بھی منزل مجھے دشوار نہیں ہے
آقاﷺ کی رسائی ہے فدؔا عرشِ بریں تک

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

جسے سرکار سے وابستگی ہے
اسے دونوں جہاں میں کیا کمی ہے
مجھے ہے جستجو ئے سرورِ دیں
نظر ہر وقت ان کو ڈھونڈتی ہے
عروج ماہِ طیبہ اللہ اللہ
دو عالم میں اسی سے روشنی ہے
بہت نزدیک ہے راہِ مدینہ
اگر ذوق ِ طلب میں پختگی ہے
غم ِشاہِ امم ﷺ دل میں بسالو
کہ اس غم میں دوعالم کی خوشی ہے
کھڑی ہے موت میرے سر پہ آقا
سہارا دومرے دم پر بنی ہے
فداؔ کو اپنے روضے پر بلا لو
تمنا اس کو بھی دیدار کی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں کوئی ارماں سوائے مدینہ
زباں پر ہے ہر وقت ہائے مدینہ
نظر کھیلتی ہے بہاروں سے پیہم
کہ ہے روح پرور فضائے مدینہ
اسی آرزو میں گزرتی ہیں راتیں
خدا خواب میں ہی دکھائے مدینہ
طلب جس کی صادق ہے ڈھونڈے جو دل سے
یہ ممکن نہیں ہے نہ پائے مدینہ
اسی بے خودی میں مجھے موت آئے
تصور سے میرے نہ جائے مدینہ
سمائے نہ پھر کوئی منظر نظر میں
نظر میں کچھ ایسا سمائے مدینہ
فداؔ شہ کے روضے پہ صدقے کروں گا
کہ یہ جان و تن ہیں برائے مدینہ

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

تم سا تو بشر کوئی دو عالم میں نہیں ہے
میرا یہی ایمان ہے مجھ کو یہ یقیں ہے
ہر داغِ فراقِ شہِ لولاک ہے گلشن
پہلو میں مرے دل نہیں فردوسِ بریں ہے
جس کو نہ نوازا ہو تری چشمِ کرم نے
ایسا تو کوئی عالمِ امکاں میں نہیں ہے
حاصل مرے سجدوں کو ہے معراجِ محبت
صد شکر ترے نقشِ کفِ پا پہ جبیں ہے
پھرتے ہیں فرشتے سرِ دربارِ مدینہ
یہ عرشِ معلیٰ ہے کہ طیبہ کی زمیں ہے
ہر لب پہ تری مدحت و توصیف ہے لیکن
یہ کون بتا سکتا ہے تو کتنا حسیں ہے
تعریف فداؔ کیا ہو رسولِ ﷺ عربی کی
اللہ کا محبوب ہے صادق ہے امیں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

شہ کی قربت ملی مدینے میں
دل کو راحت ملی مدینے میں
ہو گئے بے نیازِ رنج و الم
وہ مسرت ملی مدینے میں
دھل گئے داغ سب گنا ہوں کے
حق کی رحمت ملی مدینے میں
جس حقیقت کی جستجو تھی مجھے
وہ حقیقت ملی مدینے میں
ہو گیا باغ باغ قلبِ حزیں
ہم کو جنت ملی مدینے میں
آئینہ بن گیا ہمارا دل
کیا لطافت ملی مدینے میں
اب نظر اور ہو گئی ہے فداؔ
وہ بصیرت ملی مدینے میں

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

اگر اپنائیں کردارِ نبی کو
بنالیں زندگی ہم زندگی کو
نظر آتی ہے عظمت آدمی کی
انہیں دیکھے جو دیکھے آدمی کو
چلے آئیں مدینے کے چمن تک
وہ غنچے جو ترستے ہیں ہنسی کو
تری سیرت کا آئینہ تو دیکھیں
بہت کچھ ہے ہماری رہبری کو
پڑا ہوں در پہ سلطانِ امم کے
دعائیں دے رہا ہوں بے خودی کو
جو رتبہ سرورِ دیںﷺ کو ملا ہے
وہ رتبہ مل نہیں سکتا کسی کو
فدؔا آنسو بہا کر شہ کے غم میں
بجھا لیتا ہوں میں دل کی لگی کو

☆

صلی اللہ علیہ وسلم

میں ہوں شیدائے نبی مجھ کو کسی سے کیا غرض
روشنی میری طلب ہے تیرگی سے کیا غرض
ہوش میں رہتے ہیں پی کر بادۂ عرفاں کے جام
واسطہ غفلت سے کیا ہے، بے خودی سے کیا غرض
شاہِ طیبہ مل گئے تو مل گیا سب کچھ مجھے
مجھ کو اس دنیا سے کیا، اس کی خوشی سے کیا غرض
ساقیٔ کوثرﷺ کی نظروں سے پیا کرتے ہیں ہم
روز مل جاتی ہے ہم کو تشنگی سے کیا غرض
ان کی مرضی پر گزاریں گے ہم اپنی زندگی
ہیں خوشی میں ان کے خوش اپنی خوشی سے کیا غرض
جان دے کر ان پہ پائیں گے حیاتِ جاوداں
ہم سے دیوانوں کو فانی زندگی سے کیا غرض
کیا ضرورت جو سنائیں ہم کسی کو اپنا حال
ہم فدؔا ہیں سرورﷺ دیں پر کسی سے کیا غرض

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

رخ ہے طرفِ روضۂ سرکارِ مدینہ
جاتا ہے کوئی جانبِ دربارِ مدینہ

آزارِ مدینہ ہے ہر آزار سے بہتر
اچھوں سے بہت اچھا ہے بیمارِ مدینہ

نظارہ کیا کرتا ہوں فردوسِ بریں کا
آنکھوں میں بسا رہتا ہے گلزارِ مدینہ

مجرم بھی کوئی آئے تو مجرم نہیں رہتا
اللہ غنی رحمتِ سرکارِ مدینہ

دامن درِ مقصود سے بھرتا ہے ہر اک کا
دُربار حقیقت میں ہے دربارِ مدینہ

اب کوئی تری راہ میں دم توڑ رہا ہے
ہاں ایک نظر قافلہ سالارِ مدینہ

میں تم پہ فدا ایک توجہ مرے آقا ﷺ
آنکھیں ہیں مری کب سے طلبگارِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم

فرصت کہاں نظر کو اب کیفِ سرمدی سے
ہم پی کے آ رہے ہیں میخانۂ نبی ﷺ سے

ہر وقت مضطرب ہے سرکار کی طلب میں
دل ہو گیا ہے واقفِ آدابِ بندگی سے

کس درجہ مطمئن ہے دیوانۂ محمد ﷺ
اک روشنی میں گم ہے مطلب نہیں کسی سے

طیبہ کی منزلوں میں کیوں پاؤں ڈگمگائیں
دیوانگی ہے اپنی وابستہ آگہی سے

آنکھوں میں بس گئے ہیں دل میں سما گئے ہیں
دونوں مکاں ہیں روشن نورِ محمدی سے

اپنی تو زندگی ہے دیدار مصطفےٰ ﷺ کا
پروانے کھیلتے ہیں خوش ہو کے روشنی سے

جب سے فدؔا ہوئے ہیں سرکارِ دوجہاں پر
آزاد ہو گئے ہیں دنیا کی برہمی سے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

تم ہو بنائے دو جہاں صلِ علیٰ محمدِ
حاصلِ لفظِ کن فکاں صلِ علیٰ محمدِ

مظہرِ حسنِ ذات ہو آئینۂ صفات ہو
تم سا کوئی بشر کہاں صلِ علیٰ محمدِ

تم سے جو لو لگائے گا اپنی مراد پائے گا
تم ہو انیسِ بیکساں صلِ علیٰ محمدِ

سامنے آپ ہوں مرے صرفِ درود دل رہے
کہتی رہے مری زباں صلِ علیٰ محمدِ

تم سے فلک ہے ضوفشاں تم سے زمیں ہے گلستاں
تم ہو بہارِ بے خزاں صلِ علیٰ محمدِ

حشر میں بخشواؤ گے غم سے ہمیں چھڑاؤ گے
کون ہے تم سا مہرباں صلِ علیٰ محمدِ

تم سے ہے لطفِ زندگی تم ہو بہارِ زندگی
تم پہ فدا فداؔ کی جاں صلِ علیٰ محمدِ

صلی اللہ علیہ وسلم

ملا وہ نور ہمیں شہ سے لو لگانے میں
چراغ بن کے اجالا کیا زمانے میں

تمہارے ذکر نے دل کش بنا دیا ورنہ
نہ حسن تھا نہ حقیقت مرے فسانے میں

کسے تلاش کروں اپنی رہبری کے لیے
تمہاری یاد غنیمت ہے اس زمانے میں

سپرد تم کو ہوئیں کنجیاں خزانوں کی
تمہیں امین تھے قدرت کے کارخانے میں

بہار نام ہے ان کے حسیں تبسم کا
نہاں ہیں لاکھ چمن ان کے مسکرانے میں

تمہارا عشق سلامت کہ آ گئے طیبہ
بہت مقام بھٹکنے کے تھے زمانے میں

جھکا جو روضۂ اقدس پہ سر بلند ہوا
عجب صفت ہے فداؔ شہ کے آستانے میں

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

دردِ دل کے واسطے اک چارہ گر کی ہے تلاش
جو مدینے لے چلے اُس راہبر کی ہے تلاش
قربِ سلطانِ دو عالم جس سے ہو جائے نصیب
میرے دل کو ایسے دردِ پُر اثر کی ہے تلاش
کیف جو بخشے نظر کو وہ توجہ چاہیے
روشنی دل کو جو دے ایسی نظر کی ہے تلاش
کھو گئے ہیں جستجوئے شاہِ دو عالم میں ہم
اب نہ ساماں کی ضرورت ہے نہ گھر کی ہے تلاش
جس کے سجدے بارگاہِ قدس میں مقبول ہوں
اب جبینِ شوق کو اس سنگِ در کی ہے تلاش
تھی نظر محوِ تجسس جب نہ پایا تھا انھیں
مل گئے وہ تو مجھے اپنی نظر کی ہے تلاش
شام ایسی چاہیے لے جائے جو شہ تک فدا
ظلمتیں جس سے مٹیں ایسی سحر کی ہے تلاش

صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں بھی دیکھنا چاہوں وہیں معلوم ہوتے ہیں
مجھے تو وہ مرا نورِ یقیں معلوم ہوتے ہیں
ترے جلوے بھی تو کتنے حسیں معلوم ہوتے ہیں
نظر سے دور ہیں پھر بھی قریں معلوم ہوتے ہیں
اندھیروں کی طرف آنا گوارا کون کرتا ہے
مجھے تو رحمت للعالمیںﷺ معلوم ہوتے ہیں
شہنشاہِ دوعالم کی توجہ کا اثر دیکھو
زمیں والے سرِ عرشِ بریں معلوم ہوتے ہیں
یہ کس نے ہاتھ پکڑا ہے گنہگاروں کا محشر میں
انھیں دیکھو شفیع المذنبیںﷺ معلوم ہوتے ہیں
محبت رہبری کرتی ہے خود اہل محبت کی
بہر لحہ قریبِ شاہِ دیں معلوم ہوتے ہیں
تصدق کیوں نہ ہو جاؤں فدا میں سرورِ دیں پر
دو عالم کے حسینوں سے حسیں معلوم ہوتے ہیں

www.fb.com/Naat.Research.Centre

م ص

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ شہ کی توجہ کا اثر دیکھ رہا ہوں
روضہ نظر آ تا ہے جدھر دیکھ رہا ہوں
چل تجھ کو بلایا ہے شہنشاہِ امم نے
کس روز یہ آتی ہے خبر دیکھ رہا ہوں
کعبہ بھی ہے نزدیک مدینہ بھی قریں ہے
ملتا ہے سکوں دل کو کدھر دیکھ رہا ہوں
لائے گی کبھی رنگ محبت شہِ دیں کی
آئیں گے نظر ان کو اگر دیکھ رہا ہوں
کیا نور برستا ہے مدینے کی زمیں پر
رخشندہ جو ہر راہ گزر دیکھ رہا ہوں
قربان کروں گا جنھیں میں سرورِ دیں پر
آنکھوں میں کچھ ایسے بھی گہر دیکھ رہا ہوں
چمکے گا فدؔا کب مری قسمت کا ستارہ
کب ہو گا مدینے کا سفر دیکھ رہا ہوں

صلی اللہ علیہ وسلم

منزلِ دید آسان تر ہوگئی،کوئی دقت نہیں اب نظر کے لیے
شہ کی چشمِ کرم کیا اِدھر ہوگئی ، راستے کھل گئے عمر بھر کے لیے
لائے تشریف دنیامیں شاہِ امم، راہ روشن ہوئی مٹ گئے پیچ وخم
منزلِ حق کی جانب بڑھا جو قدم،منتظر تھا جہاں راہبر کے لیے
جب مرا قافلہ سوئے طیبہ چلے،اشک بہتے رہیں دل تڑپتا رہے
ہیں مناسب یہی صرف دومشغلے ، میرے دل کے لیےچشمِ تر کے لیے
پھیلی ماہِ رسالت کی وہ روشنی، تیرگی کفر کی خود بخود مٹ گئی
پائی انسان نے اک نئی زندگی، لوگ بیتاب تھے اس سحر کے لیے
دل ہوں روشن عقیدت کے انوار سے،واسطہ ہو فقط ذکرِ سرکار سے
جا ملیں خیر سے ان کے دربار سے ، ہے مناسب یہ اہلِ سفر کے لیے
اشک آنکھوں میں ہوں درددل میں رہے،اورروضہ ہوان کا مرے سامنے
یہ سکوں کا سبب میرے دل کے لیے، وہ ہے راحت کا باعث نظر کے لیے
کب مدینے کی جانب سے آئے صبا،اورآ کر کہے مجھ سے اٹھ اے فدؔا
چل بلاتے ہیں تجھ کو حبیبِ خدا ، جی رہا ہوں بس اک اس خبر کے لیے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کے عشق میں جو خود سے بیگانے نہیں ہوتے
بنے پھرتے ہیں دیوانے وہ دیوانے نہیں ہوتے

یہ بزمِ خاص ہے روشن یہاں شمعِ رسالت ہے
یہاں قربان دل ہوتے ہیں پروانے نہیں ہوتے

خدا آباد رکھے تیرے میخانے کو اے ساقی
پڑے جاتی ہے دنیا ختم پیمانے نہیں ہوتے

تصدق آ گہی ان پر جنھیں کچھ تم سے نسبت ہے
نظر آتے ہیں دیوانے وہ دیوانے نہیں ہوتے

خلوص دل کی دولت کام آتی ہے یہاں ناداں
کہ دربارِ نبی میں زر کے نذرانے نہیں ہوتے

نگاہِ ساقیٔ کوثر سے اہل ظرف پیتے ہیں
بہک جائیں جو پی کر ان کے مستانے نہیں ہوتے

جو ان کا ذکر کرتے ہیں وہ ان کو دیکھ لیتے ہیں
حقیقت سے فدؔا خالی یہ افسانے نہیں ہوتے

صلی اللہ علیہ وسلم

جس پہ ہے چشمِ عنایت آپ ﷺ کی
کیوں نہ اپنائے وہ سیرت آپ ﷺ کی

کام آئے گی شفاعت آپ ﷺ کی
خلد میں جائے گی امت آپ ﷺ کی

جا نہیں سکتا جہنم میں کبھی
جس کے دل میں ہے محبت آپ ﷺ کی

اس کو جنت کی بشارت مل گئی
ہو گئی جس کو زیارت آپ ﷺ کی

آپ ﷺ سے وہ دور رہ سکتا نہیں
جس کی رہبر ہو محبت آپ ﷺ کی

نورِ ایماں سے منور دل ہوا
پائی یہ دولت بدولت آپ ﷺ کی

میری قسمت بھی چمک جائے فدؔا
کاش دیکھوں میں بھی صورت آپ ﷺ کی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ
علیہ وسلم

اگر طیبہ نہیں جاتے تو دیوانے کہاں جاتے
چمن جن کا مقدر تھا وہ ویرانے کہاں جاتے
لگی دل کی انھیں آخر مدینے تک اُڑا لائی
بھڑک اُٹھے تھے جن کے دل وہ پروانے کہاں جاتے
چمک اُٹّھے ہیں چہرے حشر میں ان کے غلاموں کے
نہ ہوتی ان سے کچھ نسبت تو پہچانے کہاں جاتے
تمہارے نام لیوا ہیں تمھیں سے حال کہتے ہیں
ہم اپنی داستان ِ درد دوہرانے کہاں جاتے
تمہاری رہنمائی کا سہارا گر نہیں ملتا
تو یہ بھٹکے ہوئے انساں خدا جانے کہاں جاتے
مدینہ ان کی منزل تھی مدینے تک چلے آئے
محمد ﷺ آشنا ،دنیا سے بیگانے کہاں جاتے
جو ملنے تھے حقیقت میں فؔدا مل کر رہے مجھ کو
مری قسمت میں جو لکھے تھے پیمانے کہاں جاتے

صلی اللہ
علیہ وسلم

مجتبیٰ ﷺ آپ ہیں مصطفیٰ ﷺ آپ ہیں
یعنی محبوب ِ رب العلا آپ ہیں
رنگ پھولوں میں ہے نور تاروں میں ہے
حسنِ ہر دو جہاں کی بنا آپ ہیں
جس میں آتی ہے انساں کی عظمت نظر
ایسے کردار کا آئینہ آپ ہیں
منزلِ معرفت ہو کہ ہو راہ ِ دیں
راہبر آپ ہیں رہنما آپ ہیں
کیوں نہ دشمن امین اور صادق کہیں
حاصل ِ شان ِ صدق و صفا آپ ہیں
ختم دورِنبوت ہوا آپ پر
کون ہے خاتم الانبیا آپ ہیں
اور کوئی فؔدا کی نظر میں نہیں
مدعا آپ ہیں، آسرا آپ ہیں

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے فسانۂ الفت کی ابتدا تم ہو
خدا کرے کہ یہی ہو کہ انتہا تم ہو
کوئی سفینہ تمہارے بغیر چل نہ سکا
خدا کی بات خدا جانے ناخدا تم ہو
میں یوں تو اپنی حقیقت سے آشنا ہوں حضور
یہ کیا کہوں کہ مرے دل کا مدعا تم ہو
تمہارے در پہ جھکی فطرتاً جبیں سب کی
سمجھ سکا نہ زمانہ تمہیں کہ کیا تم ہو
ہر ایک حال میں تم سے کرم کی ہے امید
وہ خوش نصیب ہوں میں جس کا آسرا تم ہو
تمہیں پہ ختم ہوا سلسلہ نبوت کا
عجیب شان ہے سردارِ انبیا تم ہو
سرور و کیف سے محروم رہ نہیں سکتے
فدائے ساقی میخانہ اے فداؔ تم ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ جنت نہ تاجِ شہی چاہتا ہوں
توجہ حضور آپ کی چاہتا ہوں
مدینے کی گلیوں میں کھویا رہوں میں
تصور میں وہ بے خودی چاہتا ہوں
کبھی رخ ادھر بھی ہو ماہِ مدینہ
اندھیرا ہوں کچھ روشنی چاہتا ہوں
رہیں جس سے سرشار دل اور نگاہیں
محبت کی وہ سرخوشی چاہتا ہوں
مجھے اپنے قدموں میں آقا بلالو
علاجِ غمِ زندگی چاہتا ہوں
کہے جاؤں کب تک مدینہ مدینہ
بھٹک جاؤں گا رہبری چاہتا ہوں
فداؔ کام آئے گی روزِ قیامت
خلش درد کی دائمی چاہتا ہوں

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

حضور عرش پہ مہماں بلائے جاتے ہیں
کہ راز حسبِ مراتب بتائے جاتے ہیں
درِ نبی سے کوئی نامراد کب پلٹا
یہاں تو بگڑے مقدر بنائے جاتے ہیں
مدد کا وقت ہے اے رحمتِ تما م مدد
ہے خوفِ حشر قدم ڈگمگائے جاتے ہیں
یقیں ہے ان کی نگاہِ کرم ادھر ہو گی
اسی امید پہ آنسو بہائے جاتے ہیں
سبو و جام کا کیا کام ان کی محفل میں
نظر سے ساغر عرفاں پلائے جاتے ہیں
حدودِ ہوش سے گزرے نہ دیکھنے والے
کس احتیاط سے جلوے دکھائے جاتے ہیں
ہر اک نظر کو فدا ان کی دیدکیا ہوگی
ضرورتاً کہیں پردے اٹھائے جاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

مقدر سرورِ دیں کی توجہ سے بدلتا ہے
مدینے تک پہنچ جاؤں یہی میری تمنا ہے
انہی کے غم میں راحت ہے انہی کے ذکر میں لذت
جو بیمار نبی ہوجائے وہ اچھوں سے اچھا ہے
توجہ رحمت ِ کامل کرم اے سرور ِ عالم
مری دنیا میں کیوں اب تک اندھیرا ہی اندھیرا ہے
منور ہو ہی جاتاہے وہ انوار الٰہی سے
جو دل رو رو کے راتوں کو تمہارا ذکر کرتا ہے
خدا کا قرب ہوتا ہے تمہارے قرب سے حاصل
خدا کو پالیا اس نے کہ جس نے تم کو دیکھا ہے
نہ جنت کی طلب مجھ کو نہ خطرہ ہے جہنم کا
میں شیدائے محمدﷺ ہوں مری منزل مدینہ ہے
فدا ہوں آپ پر آقا مدینے میں بلا لیجے
وہیں نکلے مرا دم بس یہی دل میں تمنا ہے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

م ص

صلی اللہ علیہ وسلم

درازی شامِ غم کی مختصر ہو

پہنچ جاؤں مدینے تو سحر ہو

نظر ہو جس پہ سلطانِ امم کی

جہاں اس کے نہ کیوں زیرِ اثر ہو

کسی عنوان بر آئے تمنا

کسی صورت مدینے کا سفر ہو

بھٹک سکتا نہیں راہِ وفا میں

تمہاری یاد جس کی راہبر ہو

مری قسمت بھی چمکے ماہ ِ طیبہ

کسی دن میری جانب بھی گزر ہو

نہ آئیں آپ وہ مجھ کو بلائیں

کوئی تدبیر جینے کی مگر ہو

فدؔا حاصل ہو جو قربِ شہ دیں

مجھے بھی میری ہستی کی خبر ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

کیوں نہ ہوں آپ پہ قربان رسولِ عربی

میرا ایمان ہو ایمان رسولِ عربی

یہ چمکتے ہوئے تارے یہ مہکتے ہوئے پھول

ہیں تمہارا ہی تو فیضان رسولِ عربی

بے سہاروں کا سہارا ہیں غریبوں کے کفیل

ہے یہی آپ کی پہچان رسولِ عربی

نزع کا وقت ہے آجاؤ سہارا دے دو

گم ہوئے جاتے ہیں اوسان رسولِ عربی

آپ کے عشق نے دنیا میں بھٹکنے نہ دیا

مشکلیں ہو گئیں آسان رسولِ عربی

ایک ہلکی سی توجہ نے سکوں بخش دیا

دل میں تھے سیکڑوں ارمان رسولِ عربی

نگہِ مہر ادھر ہو کہ فدؔا ہوں میں بھی

کاش بر آئے یہ ارمان رسولِ عربی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

آشکارا عظمت خیر البشر ہوتی گئی
رخ جدھر ان کا ہوا دنیا ادھر ہوتی گئی
جس قدر مانوس جلووَں سے نظر ہوتی گئی
زندگی سے زندگی نزدیک تر ہوتی گئی
رفتہ رفتہ ہر حجابِ درمیاں اٹھتا گیا
شام غم ڈھلتی گئی پیدا سحر ہوتی گئی
نام لے کر ان کا گزرا ہر کٹھن منزل سے میں
سامنے دیوار جو آئی وہ در ہوتی گئی
ہر نفس راہِ مدینہ میں سکوں ملتا گیا
ہر قدم ان کی محبت راہبر ہوتی گئی
دل کے آئینے میں ان کا حسن آئے گا نظر
دور اپنی تیرگیٔ دل اگر ہوتی گئی
جتنی عشقِ شاہِ دیں میں پختگی آئی فدؔا
ہستیٔ نامعتبر بھی معتبر ہوتی گئی

صلی اللہ علیہ وسلم

تذکرہ آپ کا گفتگو آپ کی
زندگی بن گئی آرزو آپ کی
جتنی سیرت نظر سے گزرتی گئی
اور بڑھتی گئی جستجو آپ کی
آپ ہر دو جہاں پر ہیں چھائے ہوئے
حسن مہتاب میں گل میں بو آپ کی
جب سے مانوسِ جلوہ نظر ہو گئی
دیکھتا ہوں ضیا چار سو آپ کی
نورِ ایماں سے دل اس کا روشن ہوا
جس نے دل سے سنی گفتگو آپ کی
لب پہ ہر دم مرے ذکر ہے آپ کا
دل کو ہر دم فدؔا جستجو آپ کی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

جو مانگا خدا سے وہ مجھ کو ملا ہے
تمہارا وسیلہ بڑے کام کا ہے
وہ دل جس میں عشقِ حبیب خدا ہے
میسر اسے زندگی کا مزا ہے
کبھی ہو ہی جائے گا دیدار ان کا
مری زندگی کا یہی آسرا ہے
محبت کے سجدے ادا ہو رہے ہیں
جبیں ہے مری اور ترا نقشِ پا ہے
ترے ذکر سے مجھ کو ملتی ہے راحت
ترا نام تو میرے دکھ کی دوا ہے
کہاں میرا دل اور کہاں تیری الفت
یہ تیری عنایت یہ تیری عطا ہے
مثالِ شہِ دیں فدؔا غیر ممکن
نہ ایسا کوئی ہو نہ ایسا ہو ا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

جلوہ گاہِ رسول تک آئے
ہم بھی باب قبول تک آئے
شہ کے صدقے میں زندگی سنوری
زندگی کے اصول تک آئے
ان کو جنت کی آرزو نہ رہی
جو دیارِ رسول تک آئے
کس پہ شہ نے کرم نہ فرمایا
بے نوا و ملول تک، آئے
سرخرو ہو گئے دو عالم میں
جو ادب سے رسول تک آئے
ان کو چھوڑا گئے خسارے میں
ان تک آئے حصول تک آئے
کیوں نہ چمکے فدؔا نصیب کہ ہم
نقش پا ئے رسولﷺ تک آئے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

م ص

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کیسا سلیقے کا میخانہ محمدﷺ کا
بہکا نہ کبھی پی کے مستانہ محمدﷺ کا
اللہ کی رحمت سے انوار برستے ہیں
روشن نظر آتا ہے کاشانہ محمدﷺ کا
جب چاہے پیئے کوئی جب چاہے چلا آئے
رہتا ہے کھلا ہر دم میخانہ محمدﷺ کا
اس شخص پہ کھلتے ہیں اسرار دوعالم کے
پی لے جو عقیدت سے پیمانہ محمدﷺ کا
سوزِ غم احمدﷺ سے ہو جاتا ہے دل روشن
محرومِ ضیا کیوں ہو پروانہ محمدﷺ کا
میں کھیلتا رہتا ہوں ہر وقت تجلی سے
رہتا ہے نگاہوں میں کاشانہ محمدﷺ کا
چھٹ جاتا ہے ہر غم سے وہ شہ پہ فداؔ ہو کر
فرزانوں سے اچھا ہے دیوانہ محمدﷺ کا

صلی اللہ علیہ وسلم

تدبیر سے ہر حال میں تقدیر بڑی ہے
دیوانہ ہے اور سایۂ دیوار نبی ہے
قدموں میں بلا لو مجھے سرکارِ مدینہ
مجبور ہوں دنیا مری راہوں میں کھڑی ہے
مانا کہ مشیت بھی ہے بے پردہ سرِ حشر
مخلوقِ خدا ہے کہ انھیں دیکھ رہی ہے
وہ کیف ملا ہے طلبِ سرورِ دیں میں
اب غم کا تصور ہے نہ احساسِ خوشی ہے
کس پہ نہیں احسان ترے لطف و کرم کا
جلووں سے ترے محفلِ کونین سجی ہے
اب سایۂ دامان کرم کی ہے ضرورت
سرکار! قیامت ہے یہاں دھوپ کڑی ہے
یہ سوچتا رہتا ہوں کہ بر آئے گی کس دن
وہ ایک تمنا جو فداؔ دل میں دبی ہے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صلی اللہ علیہ وسلم

جھومتی گلشنِ طیبہ سے صبا آئی ہے
ایک بیمار محبت کی دوا لائی ہے
سبز گنبد کے سوا کچھ بھی تصور میں نہیں
کتنا پرکیف مرا عالمِ تنہائی ہے
آپ کا ہجر بھی اب وجہ سکوں ہے مجھ کو
زندگی غم کے مراحل سے گزر آئی ہے
یہ نوازش یہ عنایت یہ محبت یہ کرم
آپ کی یاد شریکِ غمِ تنہائی ہے
سامنے آئی ہے ہر موج کنارہ بن کر
آپ کے نام سے طوفاں میں اماں پائی ہے
آپ کے ذکر نے بخشی ہے مسرت مجھ کو
جب کبھی غم سے طبیعت مری گھبرائی ہے
کتنے منظر نگہِ شوق میں رہتے ہیں فدا
میری خلوت میں بھی اک انجمن آرائی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا کیوں نہ رٹوں نام رسولِ اکرم
روح کو ملتا ہے آرام رسولِ اکرم
کاش ہو رخ نگہِ مہر کا میری جانب
دور ہو تیرگئ شام رسولِ اکرم
تشنگی دید کی بے چین کیے دیتی ہے
بادۂ شوق کا اک جام رسولِ اکرم
آپ کے نقشِ قدم راہنما ہیں میرے
کیوں رہوں عشق میں ناکام رسولِ اکرم
آپ جیسا تو سخی کوئی نہ دیکھا میں نے
آپ کا فیض تو ہے عام رسولِ اکرم
آپ کا درد مرے دل میں رہا کرتا ہے
یہ بھی ہے آپ کا انعام رسولِ اکرم
ہے تمنا یہی قدموں پہ فدا ہو جاؤں
یعنی بالخیر ہوانجام رسولِ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم

www.fb.com/Naat.Research.Centre

لے چلو مجھ کو طیبہ خدا کے لیے
دل پریشان ہے مصطفیٰ ﷺ کے لیے
اک تجلی ادھر بھی برائے کرم
کاسۂ چشم وا ہے ضیا کے لیے
آپ کا ذکر ہے آپ کا نا م ہے
ابتدا کے لیے انتہا کے لیے
میں نے دیکھا کہ دامن مرا بھر گیا
لب ہلے بھی نہ تھے مدعا کے لیے
آپ آئے، مٹی دہر سے گمرہی
راہی بیتاب تھے رہنما کے لیے
اس میں دنیا کا ارماں نہ آئے کبھی
دل ہے عشقِ شہِ دوسرا کے لیے
اپنے دامن میں اشکوں کے موتی فداؔ
لے چلو سرورِ انبیا کے لیے

رباعیات

طے بڑی مشکل سے ہوتی ہیں وفا کی منزلیں
آپ تک آئے وہی جو آپ سے جاتے رہے
فداؔ خالدی دہلوی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

حل عقدۂ دشوار نہیں ہو سکتا
کیوں واقفِ اسرار نہیں ہو سکتا
ہستی کا ہر اک موڑ ہے رخشندہ دلیل
اللہ کا انکار نہیں ہو سکتا

☆

عقبیٰ کے لیے پسند ہو جاتا ہے
دنیا میں بھی ارجمند ہو جاتا ہے
اللہ کے آگے جو بھی بندہ دل سے
جھکتا ہے تو سر بلند ہو جاتا ہے

☆

وابستہ تجلی سے نظر ہو جائے
ہر رازِ نہفتہ کی خبر ہو جائے
وہ سامنے آئیں تو حجابات اٹھیں
چھٹ جائیں اندھیرے تو سحر ہو جائے

☆

عالم انھیں محبوبِ خدا کہتا ہے
اک آئینۂ صدق و صفا کہتا ہے
کیا شانِ محمد ہے کہ اللہ
جو نام سنے صلِ علیٰ کہتا ہے

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

آفات کے پھندوں سے نکل جاتا ہے
گرتا ہوا انسان سنبھل جاتا ہے
آ جائے اگر نامِ محمد ﷺ لب پر
طوفانِ بلا کا رخ بدل جاتا ہے

☆

اللہ کی مخلوق میں چیدہ وہ ہیں
سردارِ رسل ہیں برگزیدہ وہ ہیں
قرآن کی تفسیر ہے ان کا کردار
سر چشمۂ اوصاف حمیدہ وہ ہیں

☆

م ص

اک بزم تصور میں سجا رکھی ہے
یوں خلدِ محبت کی بِنا رکھی ہے
ہو جائے گا اک روز اجالا دل میں
لو شمعِ رسالت سے لگا رکھی ہے

☆

اے کاش کبھی دیکھ لوں صورت ان کی
ہو جائے کسی روز زیارت ان کی
کرتا ہوں انہیں یاد کرم ہے ان کا
رہتے ہیں تصور میں عنایت ان کی

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

لکھا ہوا یہ عرش معلیٰ پر ہے
ہر منزلِ دشوار اسی سے سر ہے
کیا اسمِ محمدﷺ کی بیاں ہو توصیف
یہ نام تو تعریف سے بالاتر ہے

☆

یٰسیں کبھی لکھوں کبھی طٰہٰ لکھوں
ہو ذکرِسخاوت کا تو دریا لکھوں
الفاظ سہارا نہیں دیتے آقا
تم اس سے سوا ہو تمہیں جیسا لکھوں

☆

میں یاد کیا کرتا ہوں اکثر تم کو
ڈھونڈوں بھی اگر تو پاؤں کیوں کر تم کو
تشنہ ہوں مئے دید عطا ہو آقاﷺ
کہتا ہے جہاں ساقیٔ کوثر تم کو

☆

پائی نہ کسی نبی نے رفعت تیری
جبریل امیں نے کی ہے خدمت تیری
ہو عرش کو ارمان قدم بوسی کا
اللہ غنی شان رسالت تیری

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

نیکی کی یہی ہے راہ بڑھتے رہنا
منزل ہے بہت بلند چڑھتے رہنا
خود راستہ دے دیں گے مصائب تم کو
آقا ﷺ پہ مرے درود پڑھتے رہنا

☆

کھانے کے لیے ملے نہ پینے کے لیے
کافی ہے ترا ذکر ہی جینے کے لیے
غافل نہ ہو دل یاد سے دم بھر تیری
آنکھیں ہوں مری وقف مدینے کے لیے

☆

تسلیم دو عالم کو سخاوت ان کی
ہے کون نہیں جس پہ عنایت ان کی
تاروں میں چمک رہے ہیں ان کے انوار
پھولوں سے جھلک رہی ہے رنگت ان کی

☆

دیکھے جو اسے کرے ثنا ئے باری
ہے فیض دو عالم میں اسی کا جاری
کیا شانِ خدا ہے نہیں سایا جس کا
سائے میں اسی کے ہے خدائی ساری

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

ہے کون بیاں کس سے ہو ان کی توصیف
مداح صداقت کے ہیں خود ان کے حریف
پڑھتا ہوں درود یا محمد ﷺ کہہ کر
ظاہر ہے اسی نام سے ان کی تعریف

☆

مجبور ہوں کس طرح میں ان تک پہنچوں
بہتر ہے اسی شغل کو جاری رکھوں
مرجاؤں میں ان کا نام لیتے لیتے
مرقد میں کھلے آنکھ تو ان کو دیکھوں

☆

اللہ نے وہ نور بنایا تیرا
ثانی نہ جہاں میں کوئی پایا تیرا
اے مہر رسالت تری عظمت کے نثار
خود تجھ میں سمٹ گیا ہے سایا تیرا

☆

رہتی ہے مرے دل میں تمنا ان کی
دیکھوں تو کبھی صورتِ زیبا ان کی
ارمان ہے آنکھوں میں لگاؤں اس کو
مل جائے اگر خاکِ کفِ پا ان کی

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

آئینۂ حسن ذات کہیے ان کو
موصوفِ ہمہ صفات کہیے ان کو
کونین بنائے ہیں انہیں کی خاطر
ہاں غایتِ کائنات کہیے ان کو

☆

آگاہ سرشت نور ہو جاتا ہے
غیب اس کے لیے حضور ہو جاتا ہے
وہ دل جو ترے ذکر سے روشن ہو جائے
صد رشکِ چراغِ طور ہو جاتا ہے

☆

لائے گی کبھی رنگ محبت ان کی
محروم نہ رکھے گی عنایت ان کی
کیا فکر گناہوں کی ہماری جانب
رحمت ہے خدا کی اور شفاعت ان کی

☆

سو جان سے قربان ہے دیوانہ ہے
دنیا کی ہر اک چیز سے بیگانہ ہے
اک میں ہی نہیں شمعِ رسالت پہ فدا
ایمان ہے جس دل میں وہ پروانہ ہے

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

خطرہ نہ کسی سے بدگمانی مجھ کو
حاصل ہے سرورِ کامرانی مجھ کو
اب ساقیٔ کوثر کی نظر ہے میں ہوں
لے آئی کہاں تشنہ دہانی مجھ کو

☆

کس شان سے دریائے کرم بہتا ہے
جو دیکھتا ہے بحر سخا کہتا ہے
جب چاہے چلاآئے مدینے کوئی
دروازۂ سرکار کھلا رہتا ہے

☆

ہو جائے غلامِ شہ تو عزت پائے
سائے میں رہے جس کے وہ رحمت پائے
دنیا میں کٹے عمر سکوں سے اس کی
دنیا سے اگر جائے تو جنت پائے

☆

نالہ مرا محرومِ اثر ہے آقا ﷺ
بے واسطۂ نورِ سحر ہے آقا ﷺ
دولت کا ہے ارمان نہ جنت کا مجھے
درکار عنایت کی نظر ہے آقا ﷺ

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

تسکینِ دل و دماغ لے کر آئے
رحمت ہے کہاں سراغ لے کر آئے
ہے دستِ محمد ﷺ میں کتابِ برحق
تیرہ تھا جہاں، چراغ لے کر آئے

☆

کس شان سے کس ادا سے نکلا
منزل کا پتا راہنما سے نکلا
چمکا ہے سرِ عرشِ معلیٰ دیکھو
وہ مہرِ رسالت جو حرا سے نکلا

☆

ہر دل کو ہیں مطلوب رسولِ اکرم ﷺ
ہر آنکھ کو مرغوب رسولِ اکرم ﷺ
ہو جائے نہ کیوں ان پہ تصدق دنیا
خالق کے ہیں محبوب رسولِ اکرم ﷺ

☆

اسرارِ خدا کسی پہ کب کھلتے ہیں
کھلتے ہیں اگر ان کے سبب کھلتے ہیں
احمد ﷺ ہیں کلیدِ کامرانی بے شک
لیتی ہے زباں نام تو لب کھلتے ہیں

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

کہتے ہیں کسے خلق و مروت دیکھو
کیا رحم و کرم ہے کیا عدالت دیکھو
ہر رخ سے نظر آئے گی روشن تم کو
سرکار کا آئینۂ سیرت دیکھو

☆

سر تا بہ قدم نور کا پیکر نکلا
ہادی کوئی نکلا کوئی رہبر نکلا
اللہ رے فیضانِ رسولِ اکرم
جو نکلا چراغِ راہ بن کر نکلا

☆

رحمت کا حسیں سحاب لے کر آئے
دستور بھی کامیاب لے کر آئے
لاریب وہ ہے آپ محافظ اس کا
اللہ کی وہ کتاب لے کر آئے

☆

دنیا کے لیے ہر ایک نعمت لائے
پیغامِ بہارِ صد مسرت لائے
کیا مرتبہ کیا شانِ محمد ﷺ ہے فدا
آئے تو جہاں میں ساتھ رحمت لائے

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

اس شان سے اوصاف حمیدہ لکھوں
جو وصف بھی لکھوں ترا دیدہ لکھوں
آداب سے آگاہ نہیں ہوں آقاﷺ
توفیق عطا ہو تو قصیدہ لکھوں

☆

پھولوں میں عجب سرور پایا اس نے
ذروں کو چراغِ طور پایا اس نے
حاصل ہوئی جس دل کو نبیﷺ کی قربت
ہر شے میں نبیﷺ کا نور پایا اس نے

☆

درکار نہیں کوئی سہارا مجھ کو
خود راستہ دے دیتا ہے دھارا مجھ کو
مشکل سے بھی مشکل ہو تو مشکل کیا ہے
کافی ہے فقط نام تمہارا مجھ کو

☆

رحمت ہو ہوا نزولِ رحمت تم پر
ہے خاص کرم خاص عنایت تم پر
تم جیسا نبیﷺ اور نہ ہوگا کوئی
اللہ نے کی ختم نبوت تم پر

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

نظمیں

دلِ بے مدعا دے کر بہت احساں کیا مجھ پر
نہیں معلوم کس کس در پہ سجدہ ہو گیا ہوتا

☆

فداؔ خالدی دہلوی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صبحِ ولادت نبی مکرم ﷺ

وہ پو پھٹی وہ نورِ خدا کا ہوا ظہور
بدلا شبِ سیاہ کا اندازِ پُر غرور
اے لو وہ آسمان سے برسا زمیں پہ نور
پائی ہر ایک ذرے نے شانِ چراغِ طور
اک صبح پُر بہار ضیا بار ہو گئی
دنیا تما م نیند سے بیدار ہو گئی

یہ صبح لے کے آئی ہے وہ نورِ انقلاب
جس کی کوئی نظیر نہ جس کا کوئی جواب
شرمندہ جس کے سامنے مہتاب و آفتاب
کون و مکاں ہیں اس کی لطافت سے فیض یاب
احباب شاد کام ہوئے غیر کٹ گئے
پھیلی وہ روشنی کہ اندھیرے سمٹ گئے

ارض و سما بنے ہیں اسی نور کے طفیل
تارے چمک رہے ہیں اسی نور کے طفیل
گلشن ہرے بھرے ہیں اِسی نور کے طفیل
دونوں جہاں سجے ہیں اِسی نور کے طفیل

اِس نور کا ازل سے ابد تک ہے سلسلہ
یہ نور وہ ہے جس کا طرف دار ہے خدا

آیا ہے راہِ راست دکھانے کے واسطے
بندوں کو ان کے رب سے ملانے کے واسطے
بنیاد بت کدوں کی گرانے کے واسطے
رسم و رواجِ کفر مٹانے کے واسطے
انساں کو بندگی کا سلیقہ سکھائے گا
یہ نور ظلمتوں کو اجالے بنائے گا

لایا ہے اپنے ساتھ مساوات کا نظام
اس کی نظر میں ایک ہیں آقا ہو یا غلام
شیوا ہے اس کا لطف، محبت ہے اس کا کام
بدلے گا ظلم و جور کے اندازیہ تمام
لوگوں کے دل سے زنگِ کدورت چھڑائے گا
دختر کشی کی رسم جہاں سے مٹائے گا

گفتار لاجواب ہے کردار بے نظیر
حامی ستم زدوں کا یتیموں کا دستگیر
حلقہ بگوش اس کے ہیں کیا شاہ کیا فقیر
انساں رہ سکے گا نہ انسان کا اسیر
بھوکا رہے گا آپ جہاں کو کھلائے گا
یہ اپنے دشمنوں کو گلے سے لگائے گا

www.fb.com/Naat.Research.Centre

پیغام حق یہ سارے جہاں کو سنائے گا
ویراں کدوں کو رشکِ گلستاں بنائے گا
ہر گام رحمتوں کے خزانے لٹائے گا
انسان کو یہ درس اخوت سکھائے گا
دے گا کچھ اس ادا سے یہ پیغامِ دوستی
ذہنوں سے دور کردے گا صدیوں کی دشمنی
یہ صاحبِ جمال ہے یہ صاحبِ کمال
خوش دل ہے خوش پسند ہے خوش خلق، خوش خصال
خلاقِ دوجہاں کی ہے تخلیق بے مثال
ممکن نہیں ہے اس کو کسی دور میں زوال
روشن کرے گا رشد و ہدایت کے وہ دیئے
بن جائیں گے سبق جو ہر اک دور کے لیے
یٰسیں یہی ہے سید و محمود ہے یہی
طٰہٰ یہی ہے شاہد و مشہود ہے یہی
کامل یہی ہے طاہر و مسعود ہے یہی
بھیجو درود مرضیٔ معبود ہے یہی
صادق ہے یہ امیں ہے خدا کا خلیل ہے
آئینہ دارِ جلوۂ ربِ جلیل ہے

اس نور کے نثار محمد ﷺ ہے اس کا نام

اس کا پیام خالقِ اکبر کا ہے پیام
سردارِ کائنات ہے نبیوں کا ہے امام
تعریف سے بلند ہے اس نو ر کا مقام
آیا ہے اور نہ آئے گا اس شان کا نبی
دنیا میں بھی انیس ہے عقبیٰ میں بھی ولی
بے شک یہی ہے باعثِ تخلیق کائنات
چمکے گا اس کے حسن سے ہر گوشۂ حیات
راسخ ہے اس کا قول تو سچی ہر ایک بات
دل میں ہے اس کے رحم نظر میں ہے التفات
اس کے کرم کی حد ہے نہ کوئی حساب ہے
جس پر نگاہ ڈال دے وہ آفتاب ہے
آیا ہے مفلسوں کی حمایت لیے ہوئے
مظلوموں ،بیکسوں کی محبت لیے ہوئے
اہلِ گنہ کا حقِ شفاعت لیے ہوئے
سارے جہان کے لیے رحمت لیے ہوئے
ہو گا اسی کی ذات پہ قرآن کا نزول
وہ آخری کتاب ہے یہ آخری رسول

www.fb.com/Naat.Research.Centre

سیدالمرسلین ﷺ

نورِ حق الیقیں   رشکِ ماہ مبیں
شاہِ دنیا و دیں   سید المرسلیں   سیدالمرسلیں

فخرِ کون و مکاں   غایتِ دوجہاں
سید المرسلیں   سیدالمرسلیں

شمعِ حق کی ضیا   نورِ رب العلیٰ
خاتم الانبیا   سید المرسلیں   سیدالمرسلیں

اے شفیعِ امم   اک نگاہِ کرم
دور ہوں سب الم   سید المرسلیں   سیدالمرسلیں

دور کب تک رہیں   رنج کتنے سہیں
حال کس سے کہیں   سید المرسلیں   سیدالمرسلیں

ہو گئی اب تو حد   اپنے رکھتے ہیں کد
المدد المدد   سید المرسلیں   سیدالمرسلیں

چھا گئی تیرگی   تنگ ہیں امتی
چاہیے روشنی   سید المرسلیں   سیدالمرسلیں

امتِ بے نوا   غم میں ہے مبتلا
کیجے حق سے دعا   سید المرسلیں   سیدالمرسلیں

ہیں فدا آپ پر   آپ ہیں راہبر
اور جائیں کدھر   سید المرسلیں   سیدالمرسلیں

www.fb.com/Naat.Research.Centre

عالم نور

تمام عالمِ نکہت تمام عالمِ نور
تمہارے جسمِ مبارک کا کیا جواب حضور
تمہارے روئے منور سے بدر شرمائے
وجودِ ابر بہاراں ہیں زلف کے سائے
لبوں پہ موج تبسم نظر میں حسنِ وفا
تمہارا خلق کرم ہے تمہارا لطف عطا
تمہارے پائے مبارک سے زینت افلاک
تمہی ہو رحمتِ عالم تمہی شہِ لولاک
تمہارا قلب ہے گنجینۂ رموزِ الٰہ
تمام عالم غیب و حضور پیش نگاہ
تمہارا وصف بیاں ہو تو مجھ سے کیا ہو حضور
جھجک رہا ہے قلم تو لرز رہا ہے شعور

پہلی کرن

وہ نور کی پہلی کرن
راحت اثر ظلمت شکن
زینتِ دہِ ہر انجمن
صلے علیٰ صلے علیٰ
ظاہر میں ہے شکل بشر
باطن میں حسنِ معتبر
دونوں جہا ں زیر اثر
صلے علیٰ صلے علیٰ
جس کو کہیں شمس الضحیٰ
جس کا لقب بدر الدجیٰ
ختم الرسل خیرا لوریٰ
صلے علیٰ صلے علیٰ
رخ سے عیاں نور خدا
سیرت میں ہے صدق و صفا
طینت میں ہے جود و سخا
صلے علیٰ صلے علیٰ
وہ عرش کا مسند نشیں
خدمت میں ہیں روح الامیں

www.fb.com/Naat.Research.Centre

شاہِ امم سردار دیں
صلے علیٰ صلے علیٰ
کلمہ پڑھیں جس کا حجر
جس کی نظر شق القمر
وہ عظمتِ نوع بشر
صلے علیٰ صلے علیٰ
مہرِ عجم ماہِ عرب
امی لقب عالی نسب
شیدائے حق محبوبِ رب
صلے علیٰ صلے علیٰ
وہ بے کسوں پر مہرباں
وہ پاسبانِ عاصیاں
وہ ضامنِ امن و اماں
صلے علیٰ صلے علیٰ
وہ صاحبِ جاہ و حشم
وہ چشمۂ لطف و کرم
جس کے فلک چومے قدم
صلے علیٰ صلے علیٰ

☆

سلام

ماہِ کون و مکاں پر درود وسلام
خسروِ مرسلاں پر درود وسلام
جس کی قربت سے حق کا پتا مل گیا
حق کے اس راز داں پر درود وسلام
جس کے جلووں سے روشن ہوئے دوجہاں
اس مہِ ضوفشاں پر درود وسلام
جس نے ہم کو دکھائی رہِ مستقیم
رہبرِ رہبراں پر درود وسلام
جس کی گفتار سے موم دل ہو گئے
ایسے شیریں بیاں پر درود وسلام
جس کو دونوں جہاں کی حکومت ملی
اس شہ دوجہاں پر درود وسلام
جس نے امن و اماں کا سکھایا سبق
اس نشانِ اماں پر درود وسلام

www.fb.com/Naat.Research.Centre

وہ زمین

وہ زمیں جس پہ نزول رحمت باری رہے
وہ زمیں جس پہ سرورِ سرمدی طاری رہے
وہ زمیں فیضان کا چشمہ جہاں جاری رہے
وہ زمیں جو عظمتِ کونین پہ بھاری رہے
وہ زمیں جس کی بلندی سے فلک شرمندہ ہے
وہ زمیں جس کی فضا میں عرش بھی رقصندہ ہے

☆

جس زمیں کی گرد بھی ہے مشک بیز و مشکبار
جس زمیں پہ بے قراروں کو میسر ہو قرار
جس زمیں کے پھول کیا کانٹے ہیں صد رشک بہار
وہ زمیں اہلِ زمیں کا جس سے قائم ہے وقار
وہ زمیں جس کا دو عالم میں نہیں کوئی جواب
وہ زمیں جس کو کیا محبوبِ حق نے انتخاب

☆

جس زمیں پہ محو راحت عرش کا مسند نشیں
جس زمیں پہ بارہا آئے گئے روح الامیں
جس زمیں کی شاہراہیں رشک فردوس بریں
قبلۂ اہلِ نظر ہے کعبۂ اہلِ یقیں
وہ زمیں جس پر رہے ہر دم فرشتوں کا ہجوم
جس زمیں کے گرد پھرتے ہیں مہ و مہر و نجوم

☆

وہ زمیں جس نے قدم چومے شہِ لولاک کے
وہ زمیں جس نے ورق روشن کیے ادراک کے
وہ زمیں ملحق ہیں جس سے راستے افلاک کے
وہ زمیں جس پہ بسے شیدا رسول پاک کے
جس زمینِ پاک پہ گونجی صدائے لا الہ
چومتی ہے قدسیانِ عرش کی جس کو نگاہ

☆

www.fb.com/Naat.Research.Centre

وہ زمیں روضہ ہے جس پر سیدِ ابرار کا
وہ زمیں رشتہ ہے جس سے عرش کے انوار کا
وہ زمیں ہے ربط جس سے حشر تک سرکار کا
وہ زمیں مسکن بنی جو احمدِ مختار کا
جس زمیں کو چوم کر روشن ہوئے شمس و قمر
جس زمیں پر خودبخود سجدے میں جھک جائے نظر

☆

وہ زمیں ملجا بنی جو اہلِ ایماں کے لیے
لائقِ تعظیم ہے جو ہر مسلماں کے لیے
باعثِ توقیر ہے جو اہلِ عرفاں کے لیے
ایک پیغامِ سکونِ دل ہے انساں کے لیے
اس زمیں سے دور رہ کر زندگی مشکل میں ہے
اس زمیں پر جان دینے کی تمنا دل میں ہے

☆

سلام

السلام اے نقشِ حسنِ اولیں
السلام اے عرش کے مسند نشیں
السلام اے خسروِ کون ومکاں
السلام اے وجہِ تخلیقِ جہاں
السلام اے رونقِ بزمِ حیات
السلام اے رہبرِ راہِ نجات
السلام اے دلبرِ رب العلا
السلام اے مظہرِ نورِ خدا
السلام اے شافعِ روزِ جزا
السلام اے دافعِ ہر اک بلا
السلام اے منبعِ ایمانِ کل
السلام اے مرکزِ عرفانِ کل
وہ محبت ہو عطا خیر الانام
عمر بھر پڑھتے رہیں تم پر سلام

شاہکار

امینِ باوقار ہو

www.fb.com/Naat.Research.Centre

جمالِ کر دگار ہو
وہ تم کہ سر سے پاؤں تک
بہار ہی بہارہو
خدائے ذوالجلال کا
حسین شاہکار ہو
نقابِ رخ ذرا اٹھے
جمال آشکار ہو
ضیائے ربِّ دو سَرا
جہاں پہ جلوہ بار ہو
چھٹے جو ظلمتِ الم
نصیب کچھ قرار ہو
جمالِ شاہ دیں سے جو
نگاہ ہم کنار ہو
نفس نفس قدم قدم
جہان خوشگوار ہو
جہاں جہاں نظر ٹکے
بہار ہی بہار ہو

درِ حضور تک چلے
خلوصِ دل لیے ہوئے

عقیدتوں کے سائے میں
مئے وفا پیے ہوئے
وہ ان سے دورکیوں رہے
جو ان کا جاں نثار ہو
زمیں تمام گلستاں
فلک تمام ضوفشاں
مہک اٹھی فضا فضا
سجا ہوا ہے ہر جہاں
یہ کون آشکار ہے
تمہیں تو آشکار ہو
قریب آ گیا ہے اب
دیارِ سرورِ امم
ادب سے سر جھکا کے چل
شعور سے اٹھا قدم
سنبھل سنبھل دلِ حزیں
نگاہ ہوشیار ہو

www.fb.com/Naat.Research.Centre

ارحم لنا

اے رحمتِ رب العلا
آفات کا ہے سامنا
امت ہے غم میں مبتلا
یا مصطفٰے یا مجتبٰے
ارحم لنا ارحم لنا

راہ عمل سے دور ہیں
غفلت میں بیشک چور ہیں
لاچار ہیں مجبور ہیں
یا مصطفٰے یا مجتبٰے
ارحم لنا ارحم لنا

پھیلی ہوئی ہے ابتری
چھائی ہے ہر سو تیرگی
مشکل ہے اب تو زندگی
یا مصطفٰے یا مجتبٰے
ارحم لنا ارحم لنا

اٹھتا نہیں بارِ الم
کس سے کہیں احوالِ غم

ہو جائے اک چشمِ کرم
یا مصطفٰے یا مجتبٰے
ارحم لنا ارحم لنا

دشمن ہیں اب تک تاک میں
ہم کو ملائیں خاک میں
طاقت نہیں ادراک میں
یا مصطفٰے یا مجتبٰے
ارحم لنا ارحم لنا

گمراہ دل بھٹکی نظر
ٹھہریں کہاں جائیں کدھر
ملت ہوئی زیر و زبر
یا مصطفٰے یا مجتبٰے
ارحم لنا ارحم لنا

www.fb.com/Naat.Research.Centre

قصیدہ

بلائے سے کہیں آتے ہیں وہ تصور میں
یہ حادثہ تو فدؔا ناگہاں گزرتا ہے

☆

فدؔا خالدی دہلوی

۱ ابتر تھی فضا تیرگیٔ جہل تھی چھائی
ناواقفِ اسرارِ محبت تھی خدائی

۲ ہر ذہن میں وہ بغض و عداوت کا دھواں تھا
جاری تھی ہمہ وقت قبیلوں میں لڑائی
۳ وہ رات کے پردے میں دہلتے ہوئے انجم
دشمن نظر آتا تھا جہاں بھائی کا بھائی
۴ دھبے تھے کدورت کے ہر آئینۂ دل پر
دشوار نظر آتی تھی باطن کی صفائی
۵ ہر ذہن پہ وہ نشۂ نخوت تھا مسلط
ہر شخص کو درکار تھی اپنی ہی بڑائی
۶ دختر کو دبا آتے تھے زندہ ہی زمیں میں
نادان سمجھتے تھے بُرائی کو بھلائی
۷ انسان بکا کرتا تھا انسا ن کے ہاتھوں
تھی گردنِ مفلس پہ رواں تیغ طلائی
۸ زیبائشِ محفل تھے کھنکتے ہوئے ساغر
رقصاں تھا سرِ راہِ طرب حسنِ خفائی
۹ محفوظ نہ تھی عفت و عصمت کسی صورت
تھاجام بکف بزم میں ہر دستِ حنائی
۱۰ انسان کا انسان لہو چوس رہا تھا
کہتے ہیں جسے سود وہ تھی ان کی کمائی
۱۱ یوں دل میں بسے رہتے تھے افعالِ قبیحہ
جیسے کسی تالاب کے پانی پہ ہو کائی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

۱۲ وہ اپنا مددگار سمجھتے تھے بتوں کو
انسانوں کے ذہنوں پہ تھی پتھر کی خدائی
۱۳ عزیٰ تھا خداوند کہیں لات وہبل تھا
تھے ان کی نگاہوں میں یہی ان کے روائی
۱۴ ناواقفِ آدابِ تمدن تھا ہر اک دل
جائز تھی انھیں لوٹ، جوا، سود، گدائی
۱۵ لایا جو کوئی قافلہ اسبابِ تجارت
سب ٹوٹ پڑے اس پہ لٹیروں کی بن آئی
۱۶ وہ جبر کے نغموں سے فضا گونج رہی تھی
مظلوم کی آواز نہ دیتی تھی سنائی
۱۷ اس طرح جکڑ رکھا تھا زنجیرِ ستم نے
مشکل تھی درِ عدل پہ انساں کی رسائی
۱۸ دیتے تھے عجب طرح غلاموں کو اذیت
حق بات کوئی کہہ دے تو مرتا تھا بن آئی
۱۹ تھا فخر رعونت پہ انھیں ناز بدی پر
بگڑی جو کہیں بات تو تلوار اٹھائی
۲۰ خود اپنی ہی تعریف میں پڑھتے تھے قصیدے
کرتے تھے بڑے فخر سے خود اپنی بڑائی
۲۱ گفتار میں تلخی تھی تو لہجے میں تکبر
آخر یہ روش ان کی مشیت کو نہ بھائی

۲۲ اُبھرا افقِ ذہن پہ اک مطلعِ دلکش
رخشندہ و تابندہ و پُرنور و ضیائی
۲۳ بدلی وہ فضا رحمتِ حق جوش میں آئی
ظلمت میں کرن پھوٹی پئے راہنمائی
۲۴ منسوب ہوا نامِ محمدﷺ سے وہی نور
تنویرِ ہدایت متشکل نظر آئی
۲۵ چمکا دیا دنیا کو اسی نورِ مبیں نے
چھائی ہوئی سب تیرگیِ جہل مٹائی
۲۶ چہروں سے برسنے لگے انوار یقیں کے
ایمان سے ہونے لگی قلبوں کی صفائی
۲۷ بندوں کو خبردار کیا عظمتِ رب سے
گردن ستم وجور سے انساں کی چھڑائی
۲۸ وہ جس نے یتیموں کو کلیجے سے لگایا
دی جس نے غلاموں کو غلامی سے رہائی
۲۹ بندوں کو جھکایا درِ معبود پہ جس نے
وہ راہنما جس نے رہِ راست دکھائی
۳۰ انسانوں کو اخلاق کا خوگر کیا جس نے
وہ حسن جو عریاں تھا کیا اس کو ردائی
۳۱ وہ جس نے اجڑتی ہوئی دنیا کو سنوارا
وہ جس نے بگڑتی ہوئی تقدیر بنائی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

۳۲ انسان کو آداب تمدن کے سکھائے
کس طرح جیا کرتے ہیں یہ بات بتائی

۳۳ اس شان سے پیغامِ اخوت دیا جس نے
انصار و مہاجر نظر آنے لگے بھائی

۳۴ تبدیل کیے ذہن بُرائی کی طرف سے
نفرت رہی باقی نہ عداوت نہ لڑائی

۳۵ وہ ذاتِ گرامی جسے اللہ نوازے
وہ جس کے لیے محفلِ کونین سجائی

۳۶ وہ ہادیٔ کل ختمِ رُسل شافعِ محشر
حاصل جسے تا عرشِ معلیٰ ہے رسائی

۳۷ وہ صاحبِ الطاف و عطا بانیٔ اکرام
شرمندۂ احسانِ کرم جس کی خدائی

۳۸ وہ جس کا ہر اک قول ہے گنجینۂ حکمت
وہ جس کی ہر اک بات میں پوشیدہ بھلائی

۳۹ وہ دلبرِ حق سرورِ کونین کہ جس کے
جبریل امیں در پہ کریں ناصیہ سائی

۴۰ وہ جس کو کہیں سید و محمود و مبشر
وہ پیکرِ عظمت دے جسے زیب بڑائی

۴۱ یٰسین بھی طٰہٰ بھی ہو صادق بھی امیں بھی
حیران ہوں کیا اس کی کروں مدح سرائی

۴۲ کرتا ہوں فداؔ ختم قصیدے کو دعا پر
اللہ درِ سرورِ دیں تک ہو رسائی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

تقریظات

شاعرکانپوی
محمدتقی عرش دہلوی
عنبرالقادری
عزیزصابری (عزیزاحسن)
سیدسرفرازابد
انجم فدائی
خیال آفاقی
اختررضااختراندوری
عشرت کراچوی

قطعہ تاریخ
شاعرکانپوی

اب تو یہی ہے دل کا تقاضا آپ بھی اب خاموش نہ رہیے
پڑھتے ہیں ذہن و فکر کے طائر صلے اللہ علیہ وسلم
بھائی فدا نے نعتیں نبی کی دل سے کہی ہیں خوب کہیں
آپ بھی پڑھیے لحن سے شاعر صلے اللہ علیہ وسلم

۱۴۰۳ھ

قطعہ تاریخ
محمدتقی عرش دہلوی

میرے استاد کی یہ کتابِ حسیں
دل کی تسکین کا ہے سبب با خدا
عرش تاریخِ سالِ طباعت کہو
کوشش بے نظیر نمودِ فدا

۱۹۸۳ء

قطعہ تاریخ
عبدالمجیدعنبرالقادری اندوری

www.fb.com/Naat.Research.Centre

انھیں پڑھ کے حاصل نہ ہو کیوں سکوں
یہ نعتیں فدآ نے لکھی ہیں عجیب
نہ سوچو تم عنبر طباعت کا سال
کہو، ماہ بزمِ فروغِ حبیب
۱۴۰۳ھ

قطعہ تاریخ
عزیز صابری (احسنؔ)

ارمغان ماہ مکہ
۱۴۰۳ھ

ذکر سرکارِ عالی فدآ نے کیا
پھول کھلنے لگے یوں چمن در چمن
فکر تاریخ میں محو تھا میں عزیزؔ
دل سے نکلا، رضیِ رسولؐ زمن
۱۴۰۳ھ

قطعہ تاریخ
سید سرفراز ابد

عجب انداز سے استاد نے لکھی ہیں یہ نعتیں
ابدؔ ہر شعر پر کہتا ہے دل صلِ علیٰ کہیے
ہوا جب منہمک ذہنِ رسا ہاتف نے فرمایا
یہی تاریخ بہتر ہے چراغِ حق نما کہیے
۱۴۰۳ھ

قطعہ تاریخ
انجمؔ فدائی

انجم خوش نوا ''م ص''
بن گئی ہے سکوں کا سبب
دل سے تاریخ میں نے کہی
ہے فروغِ فدائے ادب
۱۴۰۳ھ

قطعہ تاریخ
خیالؔ آفاقی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

کہہ رہے ہیں خیالؔ اہلِ نظر
یہ کتاب فداؔ مثالی ہے
سوچنا کیا ہے سن طباعت کا
کہہ بھی دے ارمغان عالی ہے
۱۴۰۳ھ

قطعہ تاریخ

اخترؔ رضا اخترؔ اندوری

غیر ممکن ہے جواب میم صاد
یہ ثنائے احمدِ مختار ہے
جب کہی تاریخ تو آئی ندا
کہہ دے اخترؔ مظہرِ انوار ہے
۱۴۰۳ھ

قطعہ تاریخ

عشرتؔ کراچوی

خوب ہیں نعتیں فداؔ کی خوب ہیں
کیوں نہ ہو مقبول بس ایسا کلام
تجھ کو کیا تاریخ کی ہے فکر تو
لکھ دے عشرتؔ، عشرتِ ہر خاص و عام
۱۹۸۳ء

ڈاکٹر عزیزؔ احسن

فداؔ خالدی دہلوی

www.fb.com/Naat.Research.Centre

(دبستانِ داغؔ کے آخری استاد شاعر)

داغ نے کہا ....ع اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ

اور ان کا یہ دعویٰ اس طرح قبول ہوا کہ اس عہد کے بیشتر مبتدی اور مشاق شعراء نے داغ کا لوہا مان کر انھیں سے اصلاحیں لینا شروع کر دیں۔ داغ کا تلمیذ ہونا اس قدر باعثِ فخر ہوا کہ اقبال جیسے نابغہء روزگار نے داغ ہی کو اپنا استاد بنالیا۔ یہی نہیں اقبال زندگی بھر اس اعزاز پر فخر کرتے رہے کہ ان کو داغ سے فیض پہنچا ہے:

جنابِ داغ کی اقبال یہ ساری کرامت ہے ترے جیسے کو کر ڈالا سخنداں بھی سخنور بھی (۱)
گرم ہم پر کبھی ہوتا ہے جو وہ بت اقبال حضرتِ داغ کے اشعار سنا دیتے ہیں (۲)

اقبال کی عقیدت اور داغ سے استفادے کی کوشش اس لیے تھی کہ وہ شعر و شاعری کا بنیادی عنصر ''زبان'' کو جانتے تھے اور زبان کی باریکیاں سیکھنے کے لیے اہلِ زبان سے مشورہ کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ وہ برملا کہتے ہیں:

تجھ کو اقبال ان سے کیا نسبت دلّی والے زبان والے ہیں (۳)

استاد فدؔا خالدی نے بھی داغ کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

اس شان سے وہ ملکِ ادب پر چھایا ٹھہرا نہ کوئی سامنے جو بھی آیا
ہونے کو ہوئے سینکڑوں شاعر لیکن پھر داغؔ سا ستاد نہ ہونے پایا

داغؔ کی زباں دانی اور شعری نزاکتوں کے ادراک کا یہ عالم تھا کہ وہ اصلاحات میں محض ایک لفظ بدل کر زبان و بیان کی خوبیاں پیدا کر دیتے تھے۔ ان کے شاگرد بھی اکثر استاد ہی بن جاتے تھے۔ داغ کے فیض یافتہ بیشتر شعراء نے استاد کا درجہ پایا۔ انھیں میں ایک جگت استاد حضرتِ بیخود دہلوی تھے۔

داغ کی اصلاح کا انداز دیکھنے کے لیے میں نے ایک بہت کم معروف شاعر و تذکرہ نگار محمد نعیم الحق آزاد زاہدی صدیقی شیخپوری کی تالیف ''حیات الشعراء'' سے استفادہ کیا۔ انھوں نے بیک وقت داغ دہلوی اور امیر مینائی سے اصلاحیں لی تھیں اور مذکورہ کتاب میں دونوں اساتذہ کی اصلاح کے نمونے محفوظ کر دیئے تھے۔ مؤلفِ کتاب نے داغ کے بارے میں لکھا:

حضرت داغ مرحوم نے اردو زبان میں وہ خوشنوائی کی کہ بلبلِ ہندوستان کہلائے ...... داغ مرحوم کی جو روانی و سلاست اپنے کلام کے لیے حاصل تھی وہی دوسروں کے لیے بھی اصلاح میں حاضر تھی۔ بہت کم وقت میں بہت سی غزلوں پر اصلاح دیدینا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا...... سب کا کلام، عام اس سے کہ وہ کسی مرتبہ کا ہو، دوسرا پڑھتا تھا اور خود سن کر بناتے تھے یا پڑھنے والا لکھتا جاتا تھا۔ حاضر باش تلامذہ کو اجازت دی گئی تھی کہ جس کو جو اصلاح پسند نہ ہو یا کوئی شک ہو وہ بے تکلف ظاہر کرے۔ عام طور سے ہر اصلاحی کلام میں مختصر لفظی تغیر و تبدل فرمایا جاتا تھا۔ اگر اچھے کہنے والے نے معمولی شعر کہا تو وہ شعر قطعاً کاٹ دیا

جاتا تھا۔ کبھی اتنا اختصار ہوتا کہ صرف نقطوں کے اُلٹ پھیر سے شعر مکمل کر دیا جاتا تھا''۔(۴)

میں یہاں داغ کے اندازِ اصلاح کے چند نمونے پیش کرنا چاہتا ہوں:

شعر: بکھرائے ہوئے زلف کو جب تو نظر آیا
آنکھوں میں جگایا ہوا جادو نظر آیا

اصلاح: بالوں کو بکھیرے ہوئے جب تو نظر آیا
آنکھوں میں جگایا ہوا جادو نظر آیا

حاشیہ پر لکھدیا گیا کہ بکھرائے ہوئے محاورہ لکھنؤ کا شاید ہو، بکھیرے ہوئے چاہیے۔

شعر: ہلنا بھی تھا دشوار کہ اک دم سے گیا بیٹھ
جب سر کے تلے یار کا زانو نظر آیا

اصلاح: چپکے سے لیے میں نے اس آئینہ کے بوسے
جب سر کے تلے یار کا زانو نظر آیا

مصرع جدید میں چپکے سے اک لطیف جملہ ہے۔

شعر: کیا کرتے ہو سنبھلو بھی ڈرو کچھ بھی خدا سے
تلوار کا عاشق پہ چلانا نہیں اچھا

اصلاح: کچھ بھی کی جگہ ''کچھ تو''...... چلانا کی جگہ ''لگانا'' بنا کر با محاورہ کر دیا گیا۔

شعر: حمد سے جو نورِ مضموں طبع سے رخشاں ہوا
مطلعِ خورشید ساں وہ مطلعِ دیواں ہوا

اصلاح: حمد سے جو نورِ مضموں طبع سے رخشاں ہوا
مطلعِ خورشید میرا مطلعِ دیواں ہوا

شعر: ذہن اپنا واصفِ کیا حضرتِ سبحاں ہوا
گلشنِ وحدت میں گویا مرغِ خوش الحاں ہوا

اصلاح: طائرِ دل وصفِ خالق میں ہوا کیا نغمہ سنج
گلشنِ وحدت میں گویا مرغِ خوش الحاں ہوا

شعر: کیوں نہیں تیغِ نگہ سے مجھے زخمی کرتی
کیا تری آنکھ نے جلاَّ دی کا فن چھوڑ دیا

اصلاح: کیوں نہیں تیغِ نگہ سے مجھے زخمی کرتی
مار رکھنے کا تری آنکھ نے فن چھوڑ دیا

اور یہ لکھدیا گیا کہ جلاَّ دی کی ''ی'' ندارد۔

www.fb.com/Naat.Research.Centre

شعر:
تیور اچھا نہیں ابرو کا اشارا دیکھو
آج مقتل میں ستمگر کا تماشا دیکھو

اصلاح: اچھا کی جگہ ''اچھے'' بنایا گیا۔

شعر:
تیغ گردن پہ چلی تیر تھا دل سے پیوست
اُف نہ کی میں نے یہ پتھر کا کلیجا دیکھو

اصلاح: سے کی جگہ ''میں'' بنایا گیا۔

شعر:
دل سے تم اپنے خبردار ذرا دل والو
اُن کی دُزدیدہ نگاہی ہے اک عیّار نئی

اصلاح: اُن کی دُزدیدہ نگاہی ہوئی عیّار نئی..........لکھا گیا کہ تقطیع سے عیّار کا عین گر پڑا۔

شعر:
میں مرگیا دنیا کے ہر آفات سے چھوٹا
یہ موت نہیں آئی مراد اپنی برآئی

اصلاح: میں مرگیا کی جگہ ''ہم مرگئے''......چھوٹا کی جگہ ''چھوٹے'' بنادیا اور حاشیے پر یہ تحریر ہوا کہ ''اپنی کا صلہ ہم آتا ہے یہ بہت نازک بات ہے''۔(۵)

درجِ بالا نمونوں میں، داغ کا اندازِ اصلاح نمایاں ہے۔ زبان کی باریکیاں، محاروں کا درست استعمال، عروضی معاملات، فصاحت وروانی......کون کونسا نکتہ ہے جو شاگرد کو بجھایا اور سمجھایا نہیں جاتا تھا۔ حد ہے کہ خود شاگرد سے اس کے شعر میں استعمال ہونے والے لفظ کی سند بھی طلب کی جاتی رہی ہے تا کہ لفظوں کی اسناد کا خیال رکھنا بھی شاگرد کو آجائے۔

فی زمانہ استادی شاگردی کا چلن معدوم ہوگیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مبتدی اپنے آپ کو استاد سمجھ کر انٹ شنٹ زبان و بیان کے جوہر دکھا رہا ہے۔ داغ دہلوی نے اپنے شاگردوں کے لیے ایک قطعہ بطور ہدایت نامہ بھی لکھا جس میں اس عہد کے چند تنقیدی نکات پر روشنی ڈالی تھی۔ زبان و بیان کے وہ نکات اب بھی پیشِ نظر رہنے چاہئیں۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ عہد نامہ جوں تا توں یہاں نقل کردیا جائے:

اپنے شاگردوں کی ہے مجھ کو ہدایت منظور — کہ سمجھ لیں تہہِ دل سے وہ بجا و بے جا
شعر گوئی میں رہیں پیش نظر یہ باتیں — کہ بغیر ان کے نہیں ہوتی فصاحت پیدا
چست بندش ہو نہو سست یہی خوبی ہے — وہ فصاحت سے گرا، شعر میں جو حرف دبا
عربی فارسی الفاظ جو اردو میں کہیں — حرف علت کا برا ان میں ہے دبنا گرنا
الف وصل اگر آئے تو کچھ عیب نہیں — لیکن الفاظ میں اردو کے یہ گرنا ہے روا
جسمیں گنجلک نہو تھوڑی سی صراحت بھی رہے — وہ کنایہ ہے جو تصریح سے بھی ہو اولٰی

عیب و خوبی کا سمجھنا ہے اک امر نازک — پہلے کچھ اور تھا اب رنگ زباں اور ہوا
یہی اردو ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے — اہل دہلی نے اسے اور سے اب اور کیا
مستند اہل زباں خاص ہیں دہلی والے — اس میں غیروں کا تصرف نہیں مانا جاتا
جوہری نقد سخن کے ہیں پرکھنے والے — ہے وہ ٹکسال سے باہر جو کسوٹی نہ چڑھا
بعض الفاظ جو دو آئے ہیں اک معنی میں — ایک کو ترک کیا ایک کو قایم رکھا
ترک جو لفظ کیا اب وہ نہیں مستعمل — اگلے لوگوں کی زباں پر وہی دیتا تھا مزا
گرچہ تعقید بری ہے مگر اچھی ہے کہیں — ہو جو بندش میں مناسب تو نہیں عیب ذرا
شعر میں حشو وزوائد بھی برے ہوتے ہیں — ایسی بھرتی کو سمجھتے نہیں شاعر اچھا
گر کسی شعر میں ایطائے جلی آتا ہے — وہ بڑا عیب ہے کہتے ہیں اسے بے معنی
استعارہ جو مزے کا ہو مزے کی تشبیہ — اس میں اک لطف ہے اس کہنے کا پھر کیا کہنا
اصطلاح اچھی مثل اچھی ہو بندش اچھی — روز مرہ بھی رہے صاف فصاحت سے بھرا
ہے اضافت بھی ضروری مگر ایسی بھی نہ ہو — ایک مصرع میں جو ہو چار جگہ بلکہ سوا
عطف کا بھی ہے یہی حال یہی صورت ہے — وہ بھی آئے متوالی تو نہایت ہے برا
لف ونشر آئے مرتب وہ بہت اچھا ہے — اور ہو غیر مرتب تو نہیں کچھ بے جا
شعر میں آئے جو ایہام کسی موقع پر — کیفیت اس میں بھی ہے وہ بھی نہایت اچھا
جو نہ مرغوب طبیعت ہو بری ہے وہ ردیف — شعر بے لطف ہے گر قافیہ ہو بے ڈھنگا
ایک مصرعے میں ہوتم دوسرے مصرعے میں ہوتو — یہ شتر گربہ ہوا، میں نے اسے ترک کیا
چند بحریں متعارف ہیں فقط اردو میں — فارسی میں عربی میں ہیں مگر اس سے سوا
شعر میں ہوتی ہے شاعر کو ضرورت اس کی — گر عروض اس نے پڑھا، ہے وہ سخنور دانا
مختصر یہ ہے کہ ہوتی ہے طبیعت استاد — دین، اللہ کی ہے، جس کو یہ نعمت ہو عطا
بے اثر کے نہیں ہوتا کبھی مقبول کلام — اور تاثیر وہ شے ہے جسے دیتا ہے خدا
گرچہ دنیا میں ہوئے اور ہیں لاکھوں شاعر — کسب فن سے نہیں ہوتی ہے یہ خوبی پیدا
پند نامہ جو کہا داغؔ نے بے کار نہیں — کام کا قطعہ ہے یہ وقت پہ کام آئے گا(۶)

اس ہدایت نامے میں داغ نے فنِ شعر کے حوالے سے جن اصطلاحات کا ذکر کیا ہے، ان کا تعلق شعری حسن وقبح سے ہے۔ یہی اصطلاحات اس عہد کی تنقید کی بھی تھیں۔ ان ہی نکات پر غور وفکر کر کے شعری معیارات مقرر کئے جاتے تھے یعنی، فصاحت کا ہونا، شعری بندش میں چستی کا ہونا استعارے اور تشبیہات کا برمحل استعمال، روزمرہ کی نگہداشت، لف ونشر مرتب اور غیر مرتب کا استعمال، ایہام گوئی، ردیف کا چست اور درست بیٹھنا، قافیے کا درست ہونا وغیرہ تو محاسن میں شمار کئے جاتے تھے،

www.fb.com/Naat.Research.Centre

اورشتر گربہ کا ہونا، عروضی سقم ہونا، حرف کا دبنا یا گرنا، حرف علت کا دبنا یا گرنا، مفہوم کا گنجلک ہونا، عیب تعقید، عیب تنافر، حشو وزوائد اور ایطائے جلی کا شعر میں ہونا عیب سمجھے جاتے تھے۔ فن کے یہ تمام عیوب تو آج بھی عیوب ہی ہیں لیکن محاسن کلام میں فکری رو کا عمل دخل اور نظریوں کی آمیزش سے شعر کی تنقید کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا ہے۔ اسی ہدایت نامے کے اثرات داغ کے ایسے شاگردوں کے ہاں بھی نظر آتے ہیں، جو اپنے عہد کے اساتذہ میں شمار کیے گئے۔

داماد داغ، نواب سراج الدین احمد خان سائل دہلوی نے اپنے شاگرد محمد علی علوی کو لکھا

''میرے استاد نے اپنے زمانۂ آخر میں ان باتوں کو جائز کیا تھا جس کا میں پابند ہوں اور وہ یہ ہیں:

☆ شعر ایسا کہا کیجیے جس کے معنی و مفہوم آپ کے ذہن تک محدود نہ ہوں بلکہ دوسرا بھی اسے فوراً یا کسی قدر تامل سے سمجھ سکے۔

☆ مفصلہ ذیل اساتذہ کے کلام زیرِ مطالعہ رکھیے اور یہ دیوان نہ ہوں تو بہم پہنچایئے۔ دیوانِ آتش، دواوینِ داغ، صنم خانۂ عشق امیر مینائی مرحوم کا دیوان، دیوانِ ظہیر، کلیاتِ مومن، ان سے شعر کہنا اور سمجھنا آتا ہے۔

☆ اگر آپ حمد و نعت ہی کہنا چاہتے ہیں تو کہیے۔ لیکن آپ کو شعر کہنا جب آئے گا اور شعر میں لطف جب آئے گا، جب آپ عاشقانہ طرزِ کلام کو اچھی طرح کہہ کر اٹھا لیں گے۔ رنگ اسی وقت پیدا ہوگا۔ میرا مدعا یہ نہیں کہ آپ حمد و نعت نہ کہیں۔ (۷)

غرض یہ کہ اس عہد کے بیشتر اساتذہ اپنے شاگردوں کو شعر گوئی کے لیے زبان و بیان کی خوبیوں کا ادراک کروانے کے ساتھ ساتھ معائب سے گریز کی راہ بھی دکھاتے تھے۔

میں نے جب شاعری شروع کی تو میرے بڑے ماموں جان عبدالحفیظ جے پوری نے میری رہنمائی کی۔ پھر ذرا کچھ شعر موزوں کرنے لگا تو اپنے ایک ہم جماعت امیر حسن کے والد حسن احسانی مرادآبادی سے اصلاح لینے لگا۔ حسن احسانی مرادآبادی مرحوم، احسان دانش کے شاگرد تھے۔ میں نے ایک دو مرتبہ حضرتِ احسان دانش کو ان کے گھر میں دیکھا...... کراچی کے ایک کالج میں احسان دانش کے ساتھ شام منائی جارہی تھی تو وہاں بھی میں حضرت حسن احسانی مرادآبادی کے ہمراہ گیا۔

آٹھویں سے میٹرک اور پھر بی کام تک میں نے اپنا بے ڈھب کلام حضرت حسن احسانی کو دکھایا۔ پھر احساس ہوا کہ حسن احسانی صاحب جماعتِ اسلامی کے رکن ہونے کے باعث خالص شاعری کی لطافتوں کو زیادہ لائقِ اعتنا نہیں جانتے ہیں۔ اس لیے بعض اوقات ان کی اصلاحیں میرے شعری مزاج سے مناسبت نہیں رکھتی تھیں۔ چناں چہ مجھے کسی ماہرِ فن استاد کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اتفاق سے ایک مرتبہ لیاقت آباد صرافہ بازار میں ایک سنار جمیل بھائی نے مجھے ایک کتاب ''آتشِ خوابیدہ'' دی۔ رات کو میں وہ کتاب پڑھنے بیٹھا تو بغیر ختم کیے، سو نہیں سکا۔ اس کتاب میں حضرت فدا خالدی دہلوی

کی رباعیات تھیں۔ رباعیات کی زبان، اوزان اور پُرحکمت متن نے میرا دل موہ لیا۔ وہ کتاب تو ایک بار پڑھنے کے بعد واپس کردی لیکن میرے ذہن میں آتشِ خوابیدہ کے خالق کا نقش گہرا ہوگیا۔ پھر یوں ہوا کہ میری بہن شاذیہ نے اورینٹل کالج، ناظم آباد میں داخلہ لے لیا۔ وہ ادیب فاضل کا امتحان دینا چاہتی تھی۔ اس نے بتایا کہ فدا خالدی صاحب وہاں شاعری اور علمِ عروض پڑھاتے ہیں۔ استاد کا اندازِ تدریس بہت پرکشش اور طلبہ کی ذہن نشینی (Indoctrination) کے لیے انتہائی موزوں تھا۔ پھر ایک دن شاذیہ نے مجھے استاد کا لکھا ہوا ایک سہرا دکھایا جو چار عروضی بحروں میں پڑھا جاسکتا تھا۔ ایک کاغذ کے چار حصے کر کے لکھا گیا تھا۔ ہر حصے میں لکھا ہوا شعری ٹکڑا، لوح سے تمت تک ایک ہی بحر میں بھی پڑھا جاسکتا تھا اور بقیہ تین حصوں میں لکھی ہوئی عبارت کے ساتھ ایک مکمل شعر بھی بن جاتا تھا۔ اس طرح چاروں حصوں کو ملا کر پڑھنے سے ایک پوری نظم بن جاتی تھی اور ہر حصے کو الگ الگ پڑھنے سے چھوٹی چھوٹی چار نظمیں بغیر کسی رکاوٹ کے پڑھی جاسکتی تھیں۔ اس وقت میرے سامنے اس شاعری کا کوئی نمونہ نہیں ہے۔ لیکن اس شاعری کو دیکھ کر شاعر کی قدرتِ کلام اور مشقِ سخن کا اندازہ کیا جاسکتا تھا۔

پھر ایک روز میں ولایت آباد میں استاد فدا خالدی کے دولت کدے پر پہنچ گیا اور ان کی شاگردی اختیار کرلی۔ اس کے بعد تو یہ حال ہوا کہ ماہر القادری کی زبان میں کہا جاسکتا ہے:

ایک شام ان کے کوچے سے گزرا تھا میں — پھر یہی روز کا مشغلہ بن گیا

میں اکثر استاد کے دولت کدے پر جاتا اور اپنی تخلیقی کاوشوں پر ان سے اصلاح لیتا تھا۔ استاد اکثر اپنے شاگردوں کو تین مشورے دیتے تھے۔ مطالعہ بڑھاؤ، مشق کرو اور مشاہدہ وسیع کرو۔ یہ تین گُر اچھا شاعر بننے کے لیے ضروری ہیں۔ تخلیقی قوت یا صلاحیت تو اللہ کی دین ہے، جس کے مقدر میں جتنی ہے ملے گی۔ لیکن زبان و بیان سیکھنے سے کلام کی آرائش میں مدد مل سکتی ہے۔ آتشِ خوابیدہ میں ''احوالِ واقعی'' کے زیرِ عنوان رقم طراز ہیں:

''شاعری بھی اگرچہ عطیۂ خداوندی ہے تاہم انسان کی ذاتی کوششوں کو، دیگر فنون کی طرح، اس میں بھی بڑا دخل ہے۔ کیوں کہ ظاہری صلاحیتیں انسان کو ذاتی کاوش و مشق اور اساتذہ کی رہنمائی کے ذریعے اجاگر کرنی پڑتی ہیں'' (۸)

استاد فدا خالدی دہلوی نے بیخود دہلوی سے اصلاح لی تھی اور ان کے جانشین قرار پائے تھے۔ استاد بیخود دہلوی کا طریقِ اصلاح بھی اپنے استاد داغ ہی کے طریق پر تھا۔ استاد بیخود دہلوی کے واقعات سناتے سناتے اکثر استاد فدا خالدی دہلوی کی آنکھیں نم ہوجایا کرتی تھیں۔ استاد اکثر کہتے تھے کہ شعر میں چھوٹے الفاظ قرینے سے کھپانا بہت مشکل ہے۔ یہ، وہ، جو، کا، کی، بھی، ہی، کے، اس طرح کے الفاظ شعری انگشتری میں نگینے کی طرح جڑنا بڑی مہارت اور مشاقی کے بعد آتا ہے۔ ردیف بھی شعر میں بالکل ٹھکی ہوئی ہونی چاہیے۔ بیشتر شعراء ردیف نباہنے کے معاملے میں غچہ کھا جاتے ہیں۔

www.fb.com/Naat.Research.Centre

بیخود کے لیے استاد فدا خالدی کی ایک رباعی ملاحظہ ہو:

اردو کا چمن تو نے سنوارا بیخود　　ہر بزمِ سخن میں یہی چرچا بیخود
ظاہر ہے کہ اقلیمِ سخن میں اب تک　　چلتا ہے ترے نام کا سکہ بیخود

عربوں کے ہاں ایک روایت عام تھی، وہ کہتے تھے کہ شاعر بننے کے لیے پہلے دوسرے شعراء کے ایک لاکھ اشعار یاد کرنے پڑتے ہیں۔ یہاں ایک لاکھ کی قید تو ذرا سخت ہے اور مبالغہ آمیز بھی......تاہم جس انداز سے استاد فدا خالدی، گفتگو کے دوران میں، اساتذہ کے اشعار سنایا کرتے تھے ان کے حافظے پر رشک آتا تھا۔ استاد کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ عربوں نے دوسرے شعراء کے ایک لاکھ اشعار یاد کرنے کی شرط استاد جیسے دماغ رکھنے والوں ہی کے لیے لگائی ہوگی۔ ویسے بھی عربوں کے حافظے بہت قوی تھے۔

استاد فدا خالدی اپنے استاد بیخود دہلوی کے واقعات اس طرح سناتے تھے جیسے وہ متحرک فلم دیکھ کر اس پر رواں تبصرہ کررہے ہوں۔ بیخود دہلوی برسرِ مشاعرہ بھی تنقید فرماتے تھے۔ سیماب اکبرآبادی ان کے استاد بھائی تھے۔ انھوں نے شعر پڑھا جو ان کے مجموعہء کلام کلیمِ عجم کے صفحہ نمبر 204 پر موجود ہے۔

یہ کس نے شاخِ گل لاکر قریبِ آشیاں رکھ دی　　کہ میں نے شوقِ گل بوسی میں کانٹوں پر زباں رکھ دی

شعر کا پڑھنا تھا کہ استاد بیخود نے فرمایا:

''واہ بھائی اب تک بوسہ لینے اور چاٹنے کا فرق بھی معلوم نہیں ہوسکا'' .... یہ تھا وہ ماحول جس کی یاد میں استاد فدا خالدی ہمیشہ محو رہتے تھے۔

ایک مرتبہ فرمایا......آغا شاعر قزلباش بہت تنک مزاج تھے۔ ایک موٹا سا ڈنڈا ہاتھ میں ہوتا تھا۔ ایک مشاعرے میں کوئی شعر پڑھا اور داد طلب نظروں سے چاروں طرف دیکھا۔ سب نے بہت داد دی، لیکن استاد بیخود دہلوی ہزار دانے کی تسبیح گھمانے میں مصروف تھے ان کی کوئی آواز نہیں آئی تو آغا شاعر نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور سخت لہجے میں کہا بیخود تم نے شعر نہیں سنا۔ ''بیخود نے فوراً کا بھائی کیا کہنے......دراصل میں ابھی تک آپ کے مطلع کے حصار میں ہوں، کیا مطلع کہا ہے'' ۔استاد نے بتایا کہ جب حضرت بیخود سے بعد میں پوچھا گیا تو کہا ''بھئی آغا شاعر کے مزاج کا کیا ہے، وہ ڈنڈا ہی ماردیتا''۔

ایک مرتبہ کہنے لگے......استاد بیخود دہلوی کا مزاج بہت سخت تھا۔ لوگ ان سے ڈرتے تھے۔ حسرت موہانی کی کتاب ''نکاتِ سخن'' دیکھی تو جہاں حسرت نے محاسن سخن کی نشاندہی کے لیے بیخود کے اشعار نقل کیے تھے وہیں کچھ اشعار لکھ کر ان میں زبان و بیان کی کچھ خامیوں کا بھی ذکر کیا تھا۔ ایک دن میں استاد کے ہمراہ بیٹھا تھا کہ حسرت کہیں جاتے ہوئے نظر آگئے۔ بس پھر کیا تھا بیخود ان پر برس پڑے۔ حسرت نے موقع دیکھ کر وہاں سے جلد نکلنے میں عافیت سمجھی اور چلے گئے۔

استاد کے بیان پر مجھے خیال آیا کہ نکاتِ سخن دیکھوں۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ تقریباً سترہ مقامات پر بیخود دہلوی کے اشعار نقل کیے گئے ہیں۔ زیادہ تر محاسنِ سخن اور چند ایک معائب سخن کی نشاندہی کے لیے۔

استاد فدا خالدی اکثر اپنے استاد کے اشعار سنایا کرتے تھے۔ استاد سے سنے ہوئے اشعار اب میرے حافظے میں نہیں ہیں۔ اس لیے دل چاہتا ہے کہ استاد فدا خالدی کے ذکر میں ان کے استاد کے چند اشعار نقل کردوں......تاکہ میرے استاد کی روح خوش ہوجائے:

شمعِ مزار تھی نہ کوئی سوگوار تھا　　تم جس پہ رو رہے تھے وہ کس کا مزار تھا
تڑپوں گا عمر بھر دلِ مرحوم کے لیے　　کم بخت ،نامراد لڑکپن کا یار تھا
سودائے عشق اور ہے وحشت کچھ اور شے　　مجنوں کا کوئی دوست فسانہ نگار تھا
جادو ہے یا طلسم تمھاری زبان میں　　تم جھوٹ کہہ رہے تھے، مجھے اعتبار تھا
کیا کیا ہمارے سجدہ کی رسوائیاں ہوئیں　　نقشِ قدم کسی کا سرِ رہ گزار تھا
اس وقت تک تو وضع میں آیا نہیں ہے فرق　　تیرا کرم شریک جو پروردگار تھا

ایک اور غزل کے دو شعر:

وہ سُن کر حور کی تعریف، پردے سے نکل آئے　　کہا پھر مسکرا کر، حسنِ زیبا اس کو کہتے ہیں
دکھاتے ہم نہ آئینہ تو یہ کیوں کر نظر آتا　　بشر حوروں سے اچھا تم نے دیکھا، اس کو کہتے ہیں (۹)

یہ سب زبان کے اشعار ہیں۔ داغ کی زبان اور تقریباً ویسا ہی متن۔ لیکن اس شاعری پر مذہبی حسیت کا پرتو صاف دیکھا جاسکتا ہے۔ پروردگار کا شکر ادا کرنا اور حوروں کا تذکرہ کرنا، مذہبی فکر و احساس کی دلیل ہے۔

حسرت موہانی نے بھی بیخود دہلوی کے کچھ اچھے اشعار نقل کیے تھے وہ بھی ملاحظہ ہوں:

ہوگی نہ شامِ وعدہ کی خودسر کو اطلاع　　اس کی نہ تھی ہمارے مقدر کو اطلاع

یہ شعر حسرت نے یہ بتانے کے لیے لکھا ہے کہ شعراء کہیں کہیں صفت کو موصوف کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ یعنی اشارہ محبوب کی طرف ہوتا ہے لیکن خالی صفت لکھ دی جاتی ہے۔ درجِ بالا شعر کے حوالے سے حسرت نے لکھا: ''خودسر کو اطلاع، یعنی اُس خودسر کو اطلاع'' ......(۱۰)

حسرت نے ہر عہد کے اساتذہ کا صاف اور سادہ یا با محاورہ کلام بطور نمونہ پیش کرکے لطفِ سخن کے طالبانِ صادق کو ان کی پیروی کا مشورہ دیا ہے۔ وہیں بیخود کا یہ شعر بھی نقل کیا ہے:

اک دھوم ہے جہاں میں ترے فیضِ عام کی　　ساقی بھلا ہو ہم کو بھی مولا کے نام کی (۱۱)

حسرت موہانی نے لکھا: ''بسا اوقات ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ مضمون نہایت معمولی اور بالکل پامال تھا مگر بیان کی ذراسی تازگی نے اسے بغایت پسندیدہ اور نہایت برگزیدہ بنا دیا''۔ اس ذیل میں انھوں نے، میر سے شاد عظیم آبادی کے اشعار دیئے ہیں۔ بیخود کے بھی یہ اشعار لکھے ہیں:

زاہدوں سے نہ بنی حشر کے دن بھی یارب　　وہ کھڑے ہیں تری رحمت کے طلب گار جدا

www.fb.com/Naat.Research.Centre

جلوہ گر ہے عشق کے پردے میں حسنِ دل فریب — مجھ کو دیکھا جس نے وہ اس پر فدا ہونے لگا(۱۲)
سوالِ وصل پر کچھ سوچ کر اس نے کہا مجھ سے — ابھی وعدہ تو کر سکتے نہیں ہیں ہم، مگر دیکھو(۱۳)
قیدِ راحت سے مصیبت نے نکالا مجھ کو — خوب بگڑا تھا مگر خوب سنبھالا مجھ کو
میں اسی بات سے ہوں شاد کہ اے محوِ جفا — لوگ کہتے ہیں ترا چاہنے والا مجھ کو (۱۴)

حسنِ ترکیب، خوبیٔ استعارہ ولطفِ تشبیہ کے ذیل میں حسرت موہانی نے بیخود دہلوی کا یہ

اس ذوقِ ابتلا کا مزا اس کے دم سے ہے — سب کچھ ملا ، ملا جو دلِ مبتلا مجھے (۱۵)

نقلِ قول کی تازگی کے زیرِ عنوان یہ شعر درج ہیں:

کہہ گیا یہ بھی کوئی روٹھ کے جانے والا — ہم تجھے موت کا پیغام دیے جاتے ہیں
وہ تو اکتا کے تصور سے مرے کہتے ہیں — ''آہی جاتا ہے یہ کمبخت ستانے ہم کو''

حسرت نے لکھا'' دوسرا مصرع قولِ محبوب کی پوری نقل ہے اس لیے پر لطف ہے''(۱۶)
حسرت موہانی لکھتے ہیں:''مضمونِ شعر کو صاف صاف اور معمولی عبارت میں ادا کرنے کے بجائے بالکنایہ ادا کرنا بھی منجملہ محاسنِ سخن سمجھا جاتا ہے''۔......اسی ذیل میں بیخود دہلوی کا شعر لکھا ہے:

کہدی تھی فقط ہم نے تو اک بات ہنسی سے — الفت ہے کسی سے نہ عداوت ہے کسی سے(۱۷)

کسی سے یعنی تم سے...............

میں نے اپنے استاد حضرت فدا خالدی کی روحِ مبارک کو خوش کرنے کے لیے ان کے استاد کے چند اشعار نقل کر دیے ہیں........... یاد آیا ایک مرتبہ استاد نے احمد فراز کی اس غزل کا حوالہ دیا جس میں ''در بار جدا'' وغیرہ کے قوافی اور ردیف استعمال کی گئی تھی، اور فرمایا''فراز نے بھی معلوم ہوتا ہے بیخود کا بڑی دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے......اسی زمین میں بیخود کی غزل بھی ہے''............ یہ کہہ کر استاد نے وہی شعر سنایا تھا جو اوپر نقل ہوا ہے......

زاہدوں سے نہ بنی حشر کے دن بھی یارب — وہ کھڑے ہیں تری رحمت کے طلب گار جدا

استاد فدا خالدی نے ایک دن بڑے مزے لے لے کر یہ قصہ سنایا کہ ہم استاد پہلے بنے، شاعر بعد میں۔ سننے والوں نے کہا استاد، وہ کیسے؟
فرمانے لگے ہمارے محلے میں ایک مبتدی شاعر تھا۔ وہ کسی بڑے استاد کا شاگرد بھی تھا۔ ایک دن کسی مصرعِ طرح پر اس نے غزل کہی لیکن استاد کے پاس نہیں جا سکا۔ مشاعرہ کا وقت ہو گیا۔ مجھ سے کہنے لگا استاد کے پاس جانے کا وقت نہیں ہے، مشاعرے میں غزل بھی پڑھنی ہے، بتاؤ کیا کروں۔ ہم نے کہا لاؤ ہمیں دکھا دو۔ اس نے غزل دکھائی، ہم نے اصلاح دیدی۔ بعد میں اس نے بتایا کہ مشاعرے میں بڑی داد ملی۔ اب تو وہ ہر غزل ہمیں ہی دکھانے لگا۔ ہم خود مشاعرے میں نہیں جاتے تھے، وہی جاتا تھا۔ پھر اس سے لوگوں نے دریافت کیا کہ تیرا استاد کون ہے تو اس نے ہمارا نام بتا دیا۔ پھر کیا تھا، مشاعرے کی

دعوت ہمیں بھی ملنے لگی۔۱۹۴۴ء سے باقاعدہ شاعری کرنے لگے۔۱۹۴۶ء میں اصلاح کے لیے حضرت بیخود دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ وہاں بڑے بڑے بزرگ شعراء آتے تھے۔نوح ناروی، جوش ملسیانی، تلوک چند محروم، غالباً کنور مہندر سنگھ بیدی وغیرہم۔ بہرحال کسی دن ہم نے استاد سے وقت کی کمی کا ذکر کر کے ان کی محفل سے اٹھنا چاہا تو استاد نے فرمایا:''اگر وقت نہیں ہے تو شاعری چھوڑ دو...... یہ تو ہمہ وقتی کام ہے''۔ ہمیں یہ سن کر بڑی شرمندگی ہوئی۔

استاد بیخود کے احوال سناتے وقت، ایک دن آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی...... بڑی مشکل سے ضبط کر کے گویا ہوئے.......... ایک دن استاد کھانا کھا رہے تھے، میں پاس تھا۔ کھانا کھانے کے بعد فرمایا ''لے میری انگلیاں چوس لے...... یہ عمل بھی تیرے لیے باعثِ فیضان ہوگا......بس پھر کیا تھا میں نے بھی خوب خوب استاد کی انگلیاں چوسیں''۔ استاد سے عقیدت کا یہ معیار بھی ہمارے اسلاف نے قائم کیا تھا۔ اب تو یہ باتیں خیال وخواب ہو گئی ہیں۔

ہندوستان میں استاد بیخود دہلوی کی عزت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آل انڈیا مشاعرے میں وہاں کا وزیرِ اعظم جواہر لال نہرو صدارت کر رہا تھا اور استاد مشاعرے کے آخری شاعر تھے۔ استاد نے اپنا کلام سنانے کے بعد اپنی بیاض نہرو کو دینے کے لیے ہاتھ بڑھائے تو اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے بیاض ہاتھ میں لینی چاہی۔ بس پھر کیا تھا، استاد نے جلال میں آ کر کہا اس طرح نہیں، اٹھ کر لے۔ دیکھ میں ہندوستان کا آخری استاد ہوں.......... یہ کہہ کر استاد اشک بار ہو گئے۔ نہرو نے ان کے حکم کی تعمیل میں اپنی نشست سے اٹھ کر بیاض لی اور اپنے سر پر رکھ لی۔ یہ واقعہ سنا کر استاد فدا خالدی کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔ غالباً بیخودی دہلوی کی وفاتِ حسرت آیات ہی پر فدا صاحب نے کہا تھا:

حضرتِ بیخود دہلوی

تو نگہبانِ سخن تو خسروِ ملکِ ادب — تیرے فیضانِ ہنر سے شاد تھی ہر انجمن
تیرے علم وفن سے تھی تیرے وطن کی آبرو — ناز کرتا ہے ابھی تک تیری عظمت پر وطن

ایک مرتبہ کراچی کے ایک روزنامے کے ادبی صفحات پر غالب کے معذرت نامے بعنوان ''بیانِ مصنف''......منظور ہے گزارشِ احوالِ واقعی...... پر گفتگو چلی۔ میں نے استاد سے کہا کہ استاد یہ قطع تو غالب نے اپنے سہرے میں ''سخن گسترانہ بات'' کے حوالے سے کہا تھا۔ کیا غالب کا سہرا، ذوق کے لکھے ہوئے سہرے سے کچھ کمزور تھا۔ فوراً بولے...... یقیناً...... بہت کمزور تھا۔ دونوں سہرے دیکھ لو۔ غالب نے جو کچھ کہا تھا استاد ذوق نے اسی سہرے کو سامنے رکھ کر چست بندش۔ قرینِ مشاہدہ اظہار اور صاف ستھری زبان میں سہرا کہہ دیا۔
مطلع سے مقطع تک استاد ذوق نے غالب سے بہتر سہرا کہہ کر دکھا دیا۔ اب ذرا کچھ اشعار دیکھیے۔ واقعی سہرا ذوق ہی کا اچھا لگتا ہے۔ غالب زبان کا شاعر تو نہیں تھا۔ فرمائشی بیانیہ شاعری غالب کے بس کا روگ

www.fb.com/Naat.Research.Centre

نہیں تھی۔

خوش ہوا اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا　　باندھ شہزادہ جواں بخت کے سر پر سہرا (غالب)

اے جواں بخت مبارک ترے سر پر سہرا　　آج ہے یمن وسعادت کا ترے سر سہرا (ذوق)

غالب نے ''بخت'' (قسمت) کو کہا ہے کہ ''جواں بخت'' کے سر پر سہرا باندھ دے۔ذوق نے یمن وسعادت کہہ کر قسمت کی یاوری کا ذکر کیا اور بالکل فطری انداز میں جواں بخت کے سر پر سہرے کا بیانیہ بنایا۔

ناؤ بھر کر ہی پروئے گئے ہوں گے موتی　　تب بنا ہوگا اس انداز کا گز بھر سہرا (غالب)

آج وہ دن ہے کہ لائے دُرِ انجم سے فلک　　کشتیءِ زر میں مہہِ نو کی لگا کر سہرا (ذوق) (۱۸)

غالب نے ناؤ بھر کر اور گز بھر کہہ کے بات بہت محدود کر دی۔ذوق نے مہہِ نو کی کشتی کی تشبیہ خوب نباہی اور موتیوں کو ستاروں سے ملا کر لامحدود کر دیا۔

سات دریا کے فراہم کیے ہوں گے موتی　　تب بنا ہوگا اس انداز کا گز بھر سہرا (غالب)

اک گہر بھی نہیں صدکانِ گہر میں چھوڑا　　تیرا بنوایا ہے لے لے کے جو گوہر سہرا (ذوق)

غالب نے سات دریا اور گز بھر کہہ کر پھر بات محدود کر دی تھی۔ذوق نے مبالغہ کیا اور سیکڑوں کانوں میں کوئی قیمتی پتھر نہیں چھوڑا کہہ کر بیانیے کو وسعت دیدی۔غرض بیانیہ شاعری میں ذوق نے کمال دکھا دیا۔یہ تھا استاد فدا خالدی کا استدلال۔

غالب نے جو قطعہ لکھا تھا اس میں طنزِ ملیح ہے۔ہر شعر میں کسی نہ کسی درجے میں اپنی بڑائی ظاہر کی ہے۔

سو پشت سے ہے پیشہءِ آباء سپہ گری　　کچھ شاعری ذریعہءِ عزت نہیں مجھے

کہہ کر غالب نے اپنی برتری کا اعلان کیا کہ ہم لوگ بہادر ہیں اور ہماری شناخت سپہ گری ہے جو لائقِ عزت ہے۔شاعری کر کے تو صرف ذوق کو عزت ملی ہے، کیوں کہ ان کو کسی خاندانی بڑائی کے باعث عزت نصیب نہیں ہے۔

میں کون اور ریختہ، ہاں اس سے مدعا　　جز انبساطِ خاطرِ حضرت نہیں مجھے

یہاں بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ریختہ گوئی میرے لیے کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔میرا کمال تو فارسی میں دیکھنا چاہیے۔یہ وہ کمال ہے جو میرے حریف کو حاصل نہیں۔

روئے سخن کسی کی طرف ہو، تو روسیاہ　　سودا نہیں جنوں نہیں وحشت نہیں مجھے

یعنی میں نے جو سہرا لکھا ہے اس میں اگر کسی کی طرف کوئی [طنزیہ] اشارہ ہو تو میرا منہ سیاہ ہو جائے۔اس مصرع میں غالب نے براہِ راست ذوق پر چوٹ کی ہے۔محمد حسین آزاد نے لکھا ہے......[ذوق کا رنگ سانولا، چیچک کے داغ بہت تھے۔(۱۹)

اسی طرح کی باتیں استاد سے اکثر سنی جاتی تھیں۔گفتگو کا عالم یہ تھا کہ

ع　　وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

دبستانِ ذوق کے نمائندہ ہونے کے باوجود، فکری سطح پر استاد، غالب ہی کو سراہتے تھے۔ایک مرتبہ میں نے کہا استاد...... مجھے حیرت ہے کہ غالب کے ردکردہ اشعار میں یہ شعر بھی شامل ہے:

ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب　　ہم نے دشتِ امکاں کو ایک نقشِ پا پایا

تو فرمانے لگے۔اس شعر کا مفہوم صاف اور یک رخا ہے۔غالب نے بیشتر ایسے اشعار رد کر دیے ہیں جن میں معنیاتی تنوع نہ ہو۔

افسوس میں نے اپنے کلام کی کوئی ایسی بیاض محفوظ نہیں رکھی جس میں استاد کی اصلاحوں کا عکس جھلکتا ہو۔ایک دو باتیں یاد ہیں، وہی یہاں درج کر دیتا ہوں۔میرا شعر تھا:

چاند بھی کنجِ تنہائی میں سوچ میں ڈوبا گم سم ہے　　میری طرح اس نے بھی شاید من کا میت گنوایا ہے

اصلاح: چاند بھی اپنی............ الخ　　اور فرمایا اتنا وسیع آسمان کنج [گوشہ] نہیں ہوتا۔

شاید اس بار فصیلِ شبِ ہجراں ٹوٹے　　پھر سے دیتا ہے ہر اک زخمِ جدائی خوشبو

اصلاح: آج دیتا ہے............ الخ،　　فرمایا ''پھر سے''......زبان اچھی نہیں ہے۔''آج'' دیتا ہے کہو۔

وقت جو آج نہ آیا ہے وہ کل آئے گا　　شجرِ غم پہ کبھی تو کوئی پھل آئے گا

اصلاح: شجرِ غم میں...... الخ　　پیڑوں میں پھل آتے ہیں۔پیڑوں پر پرندے بیٹھتے ہیں۔

حضرتِ حسن احسانی کی اصلاح کا نمونہ بھی ملاحظہ ہو:

راست گوئی کہ جب گناہ نہیں　　یہ سرِ دار شورا سا کیا ہے؟

اصلاح: راست گوئی اگر...... الخ　　(۱۴)

بہر حال استاد فدا خالدی نے جہاں بھی اصلاح دی اس کی وجوہات پر اس قدر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ شاگرد کو لفظ کے استعمال میں پیدا ہونے والا عیب از خود محسوس ہونے لگا۔بعدازاں استاد کی دی ہوئی اصلاحوں کی روشنی میں زبان و بیان کے مرحلے، شاگرد خود ہی طے کر لیتا تھا۔

عیبِ تنافر کے بارے میں استاد کی وہ رائے، عمومی تصور سے ذرا مختلف تھی۔وہ فرماتے تھے حرف کا حرف میں ضم ہو کر دب جانا عیبِ تنافر نہیں ہے کیوں اس طرح کے لسانیاتی استعمالات خود قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر آئے ہیں۔اس لیے وہ فرماتے تھے کہ عیبِ تنافر وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں دو حروف مل کر کوئی دوسرا بامعنی لفظ بنا دیں۔مثلاً

صراحیءِ مے لا۔۔یہاں م+ی+ل+الف۔''میلا''......بن گیا جس کے معنی ہیں ''گندہ''۔

اس کے برعکس شاعر لکھنوی صاحب نے ایک بار یہ واقعہ سنایا کہ لاہور میں شوکت تھانوی نے اپنی غزل سنائی تو اس کے کسی شعر میں دو حرف مل رہے تھے۔محمد دین تاثیر نے کہا، یہاں عیبِ تنافر پیدا ہو گیا ہے۔شوکت تھانوی نے برجستہ کہا تمھارے تو نام میں بھی عیبِ تنافر ہے۔(محمد+دین......دو، دال

www.fb.com/Naat.Research.Centre

آپس میں مل رہے ہیں)۔

کسی زمانے میں استاد نے معائبِ سخن کی فائلیں بنا رکھی تھیں۔ ان فائیلوں میں اساتذہ کے عیبیلے (استاد یہ لفظ [عیبی لے] بہت استعمال کرتے تھے) یعنی عیب دار اشعار نقل کیے تھے۔ لیکن پھر استاد کے دوستوں نے وہ فائیلیں تلف کروادیں۔ کیوں کہ عیبوں کی نشاندہی سے اساتذہ کے کلام کی وقعت کم ہونے کا اندیشہ تھا۔ یہ واقعہ خود استاد نے متعدد بار سنایا۔

ایک دن کہنے لگے، کراچی میں ہمارے گھر مشاعرہ تھا۔ رات دیر گئے تک مشاعرہ جاری رہا۔ ہمارا ایک چھوٹا بچہ بہت بیمار تھا۔ اللہ کا کرنا، اسے اجل نے دبوچ لیا۔ اب ہم مشاعرے میں ہیں۔ اہلیہ نے اشاروں اشاروں میں پیغام بھجوایا۔ ہم نے جا کر دیکھا اور کہا اللہ کی مرضی۔ تم صبر کرو۔ مشاعرے میں خلل نہ آئے۔ جب مشاعرہ ختم ہوا تو ہم نے شعراء سے کہا صبح ہونے میں کچھ دیر ہے۔ آپ حضرات رک سکیں تو ہمارے بچے کا جنازہ بھی پڑھتے جائیں۔ یہ سن کر سارے شعراء پر سکتہ طاری ہو گیا۔

استاد کے ادبی معرکے بھی بہت ہوئے۔ کراچی میں حیدر دہلوی سے شاعرانہ نوک جھک کے بہت سے واقعات سنائے۔ فرماتے تھے کہ حیدر دہلوی ایک استاد شاعر تھے، ہم ان کے مقابلے میں بہت جونیئر تھے، لیکن وہ ہم سے عاجز آجاتے تھے۔ کامل جوناگڑھی نے ایک کتاب عروض پر لکھی۔ استاد نے اس ضمن میں انھیں کچھ مشورے دیئے تھے۔ لیکن جب ان کی کتاب شائع ہوئی تو استاد نے کہا کتاب میں بہت سی خامیاں ہیں۔ بڑے صاحب نے، میرے مشورے سمجھے ہی نہیں۔

استاد کے دوستوں میں حضرت محسن اعظم ملیح آبادی، الحمدللہ، حیات ہیں۔ ان کے ساتھ استاد کی گاڑھی چھنتی تھی۔ وہ اب بھی استاد کا ذکر بڑی محبت سے کرتے ہیں۔

میں نے استاد کے پاس مسٹر دہلوی کو بھی دیکھا تھا۔ ان کی کوئی کتاب شائع ہونے والی تھی ، جس کا مسودہ وہ استاد کو بغرضِ اصلاح دے گئے تھے۔ راقم الحروف کے سامنے کتاب میں بعض مقامات کے اصلاح طلب ہونے کا ذکر نکلا تو مسٹر دہلوی نے کہا تھا کہ آپ نے اصلاح فرمادی؟......استاد نے کہا ہاں میں نے مصرعے بنادیئے ہیں۔ ایسے نہ جانے کتنے شاعروں نے استاد فدا خالدی سے فیض پایا تھا۔

عاشق کیرانوی مرحوم ایک زمانے میں گلڈ انجمن کتاب گھر، صدر کراچی میں کتابیں فروخت کیا کرتے تھے۔ بعد میں وہ کتاب گھر بند ہو گیا تو مختلف ادباء وشعراء کے پاس دفاتر میں جا کر ان کی مطلوبہ کتب فراہم کر دیا کرتے اور یوں روزی کماتے تھے۔ میں نے بھی ان سے کچھ کتابیں خریدی تھیں۔ ایک دن کہنے لگے میں غزل کے اچھے اشعار کی ایک بڑی بیاض ترتیب دے رہا ہوں۔ کمال کے اشعار سامنے آرہے ہیں۔ حضرت فدا خالدی کا ایک شعر بڑے غضب کا ہے۔

اب میں یہ پوچھتا پھرتا ہوں زمانے بھر سے جن کی تقدیر بگڑ جاتی ہے کیا کرتے ہیں؟

شعر مجھے بھی بہت پسند آیا۔ استاد فدا خالدی سے ذکر کیا تو کہنے لگے۔ یہ شعر میرا نہیں ہے۔ میں نے کہا

عاشق کیرانوی نے تو آپ کے نام سے سنایا تھا۔ کہنے لگے بھئی جب کوئی شعر کسی کو دیدیا جاتا ہے تو اس کا ذکر بھی مناسب نہیں ہوتا...........معلوم ہوا ایسے ایسے نہ جانے کتنے اشعار استاد نے دوسرے شعراء کو دیدیے۔ بعض لوگوں کو پورے پورے غزل کے مجموعے دیدیے۔

ایک دن قمر جلالوی کے ایک شاگرد فضا جلالوی استاد کے گھر آئے۔ چھوٹی سی شعری نشست ہوگئی۔ انھوں نے ایک شعر غضب کہا سنایا:

مستقل رہتا نہیں کوئی سرائے دہر میں چار نے بستر لگائے، چار کے بستر اٹھے

اس شعر پر انھیں بہت داد ملی۔

سن ۱۹۸۴ء استاد کو اپنی کتاب ''آتشِ احساس'' شائع کرنے کا خیال آتا تو انھوں نے اپنے دو شاگردوں عرش دہلوی، اور خیال آفاقی کو یہ کام سونپا۔ ان دونوں نے استاد کا کلام مرتب کر کے ان کے حوالے کر دیا لیکن پھر ایک مدت تک استاد کا ان سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ کتاب کی طباعت میں خاصی تاخیر ہوگئی تو ایک دن استاد نے کہا کہ بھئی ایک صفحہ مرتب کے لیے محفوظ ہے عزیز احسن تم اس پر کچھ لکھ دو تا کہ کتاب پریس میں بھیج دی جائے۔ چناں چہ میں نے ایک صفحہ کتابت کروا کے استاد کے حوالے کر دیا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریر کی چند سطور یہاں نقل کر دوں:

''حقیقتوں کے ادراک سے دل کی تپش بڑھتی ہے، تو احساس کی لو بڑھ کر الاؤ بن جاتی ہے۔ آتشِ احساس میں اسی الاؤ کی سیدھی سادی اور سچی عکاسی ملتی ہے۔ ''یقین'' زندگی میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے اور سراب کے پیچھے دوڑنے کی زحمتوں سے بچاتا ہے۔ شاعر اگر دولتِ یقین سے مالا مال ہو اور فن کا سرمایہ لازوال بھی رکھتا ہو تو اسے شہرت کی کسی بیساکھی کی ضرورت نہیں، اس کے فن کی خوشبو ہی اس کی پہچان بن جاتی ہے۔

آتشِ احساس کی شاعری اپنے خالق کی خود اعتمادی اور تیقن وتدبر کی آئینہ دار ہے۔ یہ شاعری محض تسکینِ خاطر کے لیے نہیں ہوئی۔ اسی لیے آج کے شعری رویوں سے کامل آگاہی رکھنے کے باوصف شاعر نے رائج الوقت لہجہ اپنانے کی کوشش نہیں کی۔ کیوں کہ اپنے مزاج کی عکاسی کرتے ہوئے اپنے لہجے میں اپنی بات کہنے سے شاعر کو محجوبیت نہیں بلکہ طمانیت کی دولت ملی ہے۔ اس شاعری میں فدا خالدی دہلوی کا سراپا منعکس ہے، جس میں ان کی انفرادیت نمایاں ہے۔ نبیء کریم ﷺ نے فرمایا تھا ''بعض اشعار حکیمانہ ہوتے ہیں''۔ فدا خالدی کے کلام میں بھی حکمت ہے، جس کا سکہ ہر دور میں چلتا ہے۔ لہٰذا یہ کلام بھی قیدِ زمان ومکان سے ماوریٰ ہے''۔ (عزیز احسن، گفتنی......آتشِ احساس، مصنف: فدا خالدی، ۱۹۸۴ء، ص۱۴)

چلتے چلتے استاد فدا خالدی کے چند اشعار بھی پیش کرتا چلوں:

آئینۂ جہاں میں ترا عکس بھی نہیں تیری مثال لائیں تو لائیں کہاں سے ہم

www.fb.com/Naat.Research.Centre

دنیا بضد ہے آج وہیں سے بیاں کریں — اپنا فسانہ بھول گئے ہیں جہاں سے ہم
اک کشش ہے کہ جو کھینچے لیے جاتی ہے مجھے — جلوہ دیکھا نہ کبھی صورتِ جاناں دیکھی
مرے خاموش رہنے پر نہ جانا — یہ اک مظلوم کی آواز بھی ہے
فدا جب تک فنا سے آشنا ہو ں — وہیں تک رازِ ہستی راز بھی ہے
دیکھا تو بہت نقش وہاں چھوڑ گئے ہم — دامن کو بچاتے ہوئے گزرے تھے جہاں سے
ہر لمحہ نیا درد، نئے زخم، نیا غم — ملتا ہے بہت کچھ ہمیں اربابِ جہاں سے
اول بھی ترا ذکر ہے آخر بھی ترا ذکر — آغاز کریں اپنے فسانے کا کہاں سے
مانا کہ جورِ حسن میں بے ربطیاں بھی ہیں — لیکن مجال کیا ہے کہ شکوا کرے کوئی
ناخدا کا کیا بھروسہ ہے، خدا کو سونپ دے — پھر جدھر چاہے گا تُو، کشتی ادھر ہوجائے گی
ہم سیَّہ بختوں پہ کیوں ہسنتے ہو کچھ سوچا بھی ہے؟ — شام نے کروٹ بدل لی تو سحر ہوجائے گی
آدمی تسلیم تو کرلے کہ میں مجبور ہوں — سامنے آئے گی جو دیوار ، در ہوجائے گی
ذہن کی پستی ہی تک ہیں ظُلمتوں کی یورشیں — ہم جب اس منزل سے گزریں گے، سحر ہوجائے گی
کوئی بھی صورت سہی، غم کو چھپا نا چاہیے — بادلِ نا خواستہ ہی مسکرانا چاہیے
اسی کا نام ہے شاید زمانہ — جو کل تھا ،آج وہ عالم نہیں ہے
خوشی کا ذکر ہی کیا، اس جہاں میں — بِنائے غم بھی مستحکم نہیں ہے
لبوں پہ مُہرِ خموشی، دلوں میں ذوقِ وفا — کس اہتمام سے دارورسن تک آئے ہیں
قدم قدم ترے جلوؤں کی جستجو کی ہے — سنبھل سنبھل کے تری انجمن تک آئے ہیں
نفس نفس نے دیا ہے رہِ عدم کا پتہ — بھٹک بھٹک کے مسافر وطن تک آئے ہیں
ستم کیا جو مرا حال تم نے پوچھ لیا! — غضب ہوا مری آنکھوں میں اشک بھرآئے
نگاہِ شوق ہی الجھی نہ ڈگمگائے قدم — ترے خیال میں ہر راہ سے گزر آئے
یقین ہے کہ سحر تک پہنچ ہی جاؤں گا — گزر رہا ہوں اندھیروں سے روشنی کے لیے
نہ منزلوں کی خبر ہے نہ قافلوں کا پتہ — کرم شعار بہت، اپنے راہبر نکلے
چمن میں لوٹ کے آتی نہیں ہے نکہتِ گُل — جو تیری بزم سے نکلے ، یہ سوچ کر نکلے
نہ جانے آگ کہاں تک پہنچ گئی دل کی — تمھارے اشک جو میرے ملال پر نکلے
تمھارے نام سے منسوب کررہا ہوں اِسے — بڑا حسین ہے عنواں مرے فسانے کا
ہم تو کچھ اتنی ہی سمجھے ، شرحِ رودادِ حیات — سانس کچھ الجھے ہوئے آتے رہے، جاتے رہے
جس نے تجھ کو دل سے ڈھونڈا ،اس نے پایا بھی ضرور
ناز جن کو عقل پر تھا، ٹھوکریں کھاتے رہے

منزلیں بڑھ کے چومتی ہیں قدم — ہائے کیا شے ہے عزمِ محکم بھی
اپنی مرضی سے گرفتِا بلا ہوتا ہے کون — دام تک لے کر مری تقدیر کے دانے گئے
تیری قسمت کا لکھا ، تیرے لیے محفوظ ہے — نا سمجھ دنیا کے آگے ہاتھ پھیلا تا ہے کیوں
ٹوٹ جاتا ہے جہاں ہر ماسوا سے سلسلہ — آدمی ان منزلوں میں بھی خدا ہوتا نہیں
یہ سن لیا تھا، تم ہو زمانے کے ساتھ ساتھ — ہم خوش نصیب ،شکوۂ دوراں نہ کرسکے
محبت نام رکھا ہے غرض کا اہلِ دنیا نے — نہ یہ اپنوں میں ہوتی ہے، نہ بیگانوں میں ہوتی ہے
سفینے ناخدا کے آسرے پر چل تو سکتے ہیں — خدا وہ ہے ضرورت جس کی طوفانوں میں ہوتی ہے
مری نگاہ میں عظمت ہے ان سوالوں کی — تری نگاہ میں جن کا کوئی جواب نہیں
کتنی آسانی سے کٹ جاتی ہیں راہیں ہجر کی — روز آنکھیں دیکھ لیتی ہیں سحر ہوتے ہوئے
کیا ہوا کیوں دام و دانہ میں الجھ کر رہ گیا — کس لیے تجھ کو ملے تھے بال و پر، سمجھا نہیں

یہ تمام اشعار میں نے مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق ،آتشِ احساس (۲۰) ، سے نقل کیے ہیں۔ان اشعار کے متنی موضوعات اور نفسِ مضمون پر گفتگو کے لیے ایک عمر چاہیے،اس لیے افہام،تعبیر اور معنوی گرہ کشائی کا عمل قارئین پر چھوڑتا ہوں۔کچھ اور اشعار بھی دیکھیے جن میں ضرب المثل بننے کی چمک ہے۔

ہمارے بعد زمانہ سنائے گا برسوں — ہمیں پہ ختم نہیں ہیں ہمارے افسانے
آنسو ہیں تو آنسو ہیں، ہنسی ہے تو ہنسی ہے — دیوانہ بہر حال تکلف سے بری ہے

غمِ دوراں کے حوالے سے تین قطعات ملا حظہ ہوں:

دل کے زخم

محوِ حیرت کر گئی گلزار کی دلکش بہار — سوچنا یہ ہے کہ یوں غنچے پریشاں کیوں ہوئے
ایک مدت سے حفاظت سے لیے بیٹھا تھا میں — میرے دل کے زخم گلشن سے نمایاں کیوں ہوئے

نشانِ منزل

خدا جانے تری غفلت کہاں لے جائے گی تجھ کو — تجھے ہر بات مذہب کی گراں معلوم ہوتی ہے
وہ منزل جس کو سمجھا ہے ترقی کا سبب تو نے — مجھے تو وہ تنزل کا نشاں معلوم ہوتی ہے

درسِ عبرت

درسِ عبرت ہے یہاں اہلِ بصیرت کے لیے — کبھی پیغام مسرت ہے کبھی رنج کی بات
اک معمہ ہے حقیقت میں تبسم گل کا — یہی پیغام فنا ہے یہی پیغام حیات

فدا خالدی صاحب کی ایک نعتیہ تصنیف ''م ص'' راقم الحروف نے،سن ۱۹۸۳ء میں مرتب کی تھی۔پروفیسر خیال آفاقی نے فدا صاحب کی شاگردی کا حق اس طرح ادا کیا تھا کہ اس کتاب کی پروف خوانی اپنے ذمے لے لی تھی۔اس تصنیف میں تقریباً تمام روایتی ہیئتی اصناف یعنی غزل،مثنوی،مسدس،

www.fb.com/Naat.Research.Centre

قطع، رباعی وغیرہ میں تو نعتیہ متن کے نقوش نمایاں تھے لیکن قصیدے کی کمی تھی۔ کتاب کی ترتیب کے دوران میں، میں نے استاد سے درخواست کی کہ قصیدہ بھی ہونا چاہیے۔ پہلے تو استاد نے قصیدہ گوئی کی مشقت سے بچنا چاہا لیکن میرے اصرار پر آخر ایک قصیدہ کہہ کر میرے حوالے کر ہی دیا۔ الحمدللہ، قصیدے میں روایتی قصیدے کے تمام لوازمات تھے۔ تشبیب، گریز، مدح اور دعا۔ اس قصیدے کی تخلیق پر جہاں استاد نازاں تھے وہیں مجھے بھی فخر ہے کہ یہ میری درخواست پر تخلیق کیا گیا۔ اللہ کرے یہ کاوش، آخرت کا توشہ بن جائے۔ نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ان اشعار میں فدا خالدی کا ''حال''، عکس فشاں ہے:

ہر اک دل مسکنِ نورِ خدا تو ہو نہیں سکتا	وہ جس دل کو نوازیں گے اُسی میں روشنی ہوگی
نوازا اس قدر حُبِّ نبی نے	جب آنکھیں بند کیں پہنچے مدینے
حیران ہوں تشبیہ کسے دوں شہِ دیں سے	جو چیز ہے اُس مرتبۂ خاص سے کم ہے
شاہِ طیبہ مل گئے تو مل گیا سب کچھ مجھے	مجھ کو اس دنیا سے کیا، اس کی خوشی سے کیا غرض
ملا وہ نور ہمیں شہؐ سے لو لگانے میں	چراغ بن کے اجالا کیا زمانے میں
کیسی بہار، ایک بھی غنچہ نہ کھل سکے	جب تک لبِ حضورؐ تبسم فشاں نہ ہو
ہشیار کہ چھوٹ جائے نہ دامانِ محمدؐ	اس راہ میں بھٹکا تو نہ دنیا کا نہ دیں کا

نعت کے ان اشعار پر تبصرہ کرنے سے گریز کرتے ہوئے میں چند باتیں کر کے، اجازت چاہوں گا۔

استاد فدا خالدی ایک شخص نہیں ایک شخصیت تھے۔ ان کی ذات ایک چلتا پھرتا مدرسہ تھا۔ افسوس میں پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لیے ایک طویل مدت اسلام آباد میں رہا اور استاد سے کماحقہٗ فیض حاصل نہیں کر سکا۔ تاہم دوسرے شاگردوں نے ان سے خوب خوب فیض اٹھایا۔ پروفیسر خیال آفاقی، عرش دہلوی، ادیب رائے پوری (ادیب رائے پوری: غالباً اورینٹل کالج یا اسکول میں پڑھنے کی وجہ سے فدا صاحب کے شاگرد تھے، شاعری میں نہیں......استاد نے یہی بتایا تھا)، سرفراز ابد، معراج جامی، آفتاب مضطر [ڈاکٹر]، اختر اندوری، ان کے تلامذہ میں نمایاں ہوئے۔ استاد کی آخری عمر میں صبیح رحمانی بھی ان کے تلامذہ میں شامل ہو گئے تھے۔

استاد فدا خالدی کا تذکرہ چھڑ جائے تو مجھے اپنا ہی ایک شعر اکثر یاد آ جاتا ہے:

کم لگے فرصتِ حیات مجھے	جب کبھی تیرا ذکر چل جائے (۲۱)

....

حوالہ جات:

۱۔ باقیاتِ اقبال: مرتبہ: عبدالواحد معینی و محمد ف عبداللہ قریشی، آئینۂ ادب لاہور، ۱۹۶۶ء، ص ۳۹۶

۲۔ باقیات: ص ۳۸۰ (۳) باقیات، ص ۳۹۶

(۴) محمد نعیم الحق آزاد زاہدی صدیقی شیخپوری، حیات الشعراء، بلدیہ میرپور خاص، بارِ اول ۱۹۶۹ء، ص ۲۸۴

(۵) ایضاً ص ۲۸۵......۲۹۴ (۶) ایضاً (۷) نقوش خطوط نمبر حصہ اول ص ۴۳۲

(۸) فدا خالدی دہلوی، آتشِ خوابیدہ، بزمِ یوسفی، کراچی، ۱۸۴ء، ص ۲۸......(۹) نقوش......غزل نمبر، ص ۲۳۷

(۱۰) حسرت موہانی، نکاتِ سخن، غضنفر اکیڈمی پاکستان، کراچی، ۱۹۸۷ء، ص ۱۸۶ (۱۱) ایضاً ص ۲۳۰

(۱۲) ایضاً ص ۲۷۱ (۱۳) ایضاً ص ۲۷۲ (۱۴) ایضاً ص ۲۷۵ (۱۵) ایضاً ص ۳۰۰

(۱۶) ایضاً ۳۲۶ (۱۷) ایضاً ۳۳۰

(۱۸) محمد حسین آزاد، آبِ حیات، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، اردو بازار، لاہور، س۔ن۔ ص ۵۰۳

(۱۹) ایضاً ص ۴۴۳

(۲۰) فداؔ خالدی، آتشِ احساس، مرتبہ: عزیزؔ احسن، بزمِ یوسفی، کراچی۔ ۱۸۴ء

(۲۱) عزیزؔ احسن، تیرے ہی خواب میں رہنا، بزمِ تخلیقِ ادب پاکستان، ، ۲۰۰۰ء، ص ۱۰۸

....

مطبوعہ، ادب، نوائے وقت، کراچی۔ پیر: ۷/۱۴، ۲۱، ۲۸، صفر ۱۴۴۱ھ مطابق: ۷/۱۴، ۲۱، ۲۸، اکتوبر ۲۰۱۹ء......کچھ ترامیم اور اضافوں کے ساتھ۔ ☆ یہ تحریر، معروف صحافی اور ادیب: جناب محمد اسلام، نبیرۂ فداؔ خالدی دہلوی، کی فرمائش پر ''کلیاتِ فداؔ خالدی'' کے لیے لکھی گئی تھی۔ لیکن تا حال استاد کے صاحبزادگان کی بے توجہی اور روایتی عدم دلچسپی کے باعث کلیات کی اشاعت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا ہے۔ (ع۔ا)

www.fb.com/Naat.Research.Centre

ضروری نکات: بھائی معراج جامی نے بڑی محنت اور استاد کی محبت سے سرشار ہوکر، میم صاد کا لوازمہ کمپوز کروا کے مجھے ارسال کر دیا تھا۔ اس کتاب میں چند نعتیں اشاعتِ اول کے بعد کی ہیں۔ آج کل دنیا گھروں میں محصور ہے۔ شدید احساس ہوا، کیا خبر کس وقت چراغِ حیات گُل ہو جائے، استاد کی کم از کم یہ کتاب تو pdf کی شکل میں محفوظ کروا دی جائے!......اس لیے میں نے پروف پڑھا اور اغلاط بنانے کے بعد ''م ص'' کا لوازمہ pdf کے لیے تیار کر دیا۔ آخیر میں، اپنا وہ مضمون بھی شاملِ کتاب کر دیا جو جناب محمد اسلام، نبیرۂ فدؔا خالدی دہلوی، کی فرمائش پر کلیاتِ فدؔخالدی کے لیے لکھا گیا تھا۔ یہ مضمون استاد کی سوانحی جھلکیوں اور عام اور نعتیہ کلام کے چند نمونوں سے مرصع ہے۔ اہلِ فکر و نظر اور استادِ گرامی کے تلامذہ سے درخواست ہے کہ کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو خاکسار کو مطلع فرمائیں تا کہ اس کے ازالے کی کوئی صورت نکالی جا سکے۔ ڈاکٹر عزؔیز احسن

جمعرات: یکم شعبان، ۱۴۴۱ھ مطابق: ۲۶/ مارچ ۲۰۲۰ء

www.fb.com/Naat.Research.Centre